REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۳۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائبین: شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عبد الشہیر

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516

۶ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ — ۲۵ وفا ۱۳۶۴ ہش — ۲۵ جولائی ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ:-
حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور پُرنور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ ہمراہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مولانا شبیر احمد ہاشمی اور مولانا شاہ احمد نورانی کو چیلنج

جماعتِ احمدیہ کے خلاف ایک مکروہ اور بے بنیاد الزام کی پُر زور تردید!

لندن سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ میں جمعیت علمائے پاکستان کے چیئرمین مولانا شبیر احمد ہاشمی کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی اینٹی احمدیہ تحریک کے دوران مولانا شاہ احمد نورانی کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ روپے کی پیشکش کی گئی تھی جو انہوں نے مسترد کرا دی تھی۔ ہم اس کی پُر زور تردید کرتے ہیں۔ اور مولانا شبیر احمد ہاشمی نیز مولانا شاہ احمد نورانی کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس بیان کی صداقت کے طور پر کوئی دستاویزی ثبوت مہیا کریں۔

جماعتِ احمدیہ خالص دینی جماعت ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ نے فی زمانہ اس کو احیائے اسلام کے کام کے لئے اپنے ہاتھ سے قائم فرمایا ہے۔ اس لئے دنیا بھر کی مخالفتیں اس کو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں۔ جماعت کی ۹۶ سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مخالفین کی بھرپور کوششوں کے باوجود اس کا قدم آگے ہی بڑھتا رہا۔

حیرت کی بات ہے کہ مولانا شبیر احمد ہاشمی جو آج جماعتِ احمدیہ پر یہ بے بنیاد الزام لگا رہے ہیں، اتنا عرصہ کیوں خاموش رہے۔ جماعتِ احمدیہ کے ساتھ انہیں کوئی ہمدردی تو نہیں تھی پھر خاموشی کے کیا معنی؟ نیز ہم جناب جسٹس افضل چیمہ صاحب جن کا نام انہوں نے بطور گواہ لکھا ہے سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ راست گوئی سے کام لیتے ہوئے مولانا ہاشمی کے اس بیان کے جھوٹے ہونے کی تصدیق کر دیں گے۔

والسلام

رشید احمد چودھری پریس سیکرٹری
پریس اینڈ پبلیکیشن یونٹ۔
۱۶۔ گریسن ہال روڈ۔ لندن
S.W. 18. 5QL.

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ماہِ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ ماہِ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مجالسِ خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالسِ اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالسِ خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مجالسِ خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالسِ اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ ماہِ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعامِ خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف الکان حبیب ساڑی آرٹس۔ صالح بازار۔ کٹک، اڑیسہ

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں ہفتۂ قرآن مجید پورے اہتمام سے منایا گیا

رپورٹ مرتبہ :- مکرم نورالدین صاحب آزاد نائب سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ نے مرتب کردہ پروگرام کے مطابق ۶ر جولائی تا ۱۲ر جولائی ہفتۂ قرآن مجید کے انعقاد کا مسجد اقصیٰ میں انتظام کیا۔ اعلان کے مطابق مساجد میں نمازِ عشاء ۹ بجے شب ان ایام میں ادا کی جاتی رہی۔ اور نمازِ عشاء کے بعد احباب ۔ خواتین ۔ بچے مسجد اقصیٰ میں پہنچ کر ذوق و شوق سے اجلاسات میں شریک ہو کر قرآنی انوار و برکات اور اس میں بیان فرمودہ علوم و معارف سے مستفید ہوتے رہے۔ علماء سلسلہ احمدیہ قرآن مجید کے مختلف درخشندہ و تابندہ پہلوؤں پر اپنی پُر مغز اور معلوماتی تقاریر میں روشنی ڈالتے رہے۔ ہر اجلاس کے ابتداء میں مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ و تربیت بطور تبرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات حاضرین کے گوش گذار کرتے رہے۔ ہر اجلاس کا اختتام صدارتی خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ ہُوا۔ قارئین اخبار بدر کے ملاحظہ کے لئے ان اجلاسات کی مختصر رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

پہلا شبینہ جلسہ

حسبِ پروگرام ہفتہ قرآن کریم کا پہلا شبینہ جلسہ مورخہ ۶ر جولائی بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کی صدارت میں منعقد ہُوا۔ مکرم حافظ اسلام الدین صاحب خادم مسجد مبارک کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے

"قرآن مجید کی روشنی میں انبیاؤں پر ہونے والے مصائب و ابتلاء"

کے موضوع پر بہت ہی پُر مغز اور علمی تقریر کی۔

دوسرا شبینہ جلسہ

مورخہ ۷ر جولائی کو زیرِ صدارت محترم مولوی علیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ، ہفتۂ قرآن کریم کا دوسرا جلسہ منعقد ہُوا۔ مکرم حافظ و قاری نواب احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محبوب احمد صاحب امروہی کی نظم کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے

"عبادات کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم"

کے عنوان پر احسن رنگ میں مفصل روشنی ڈالی۔

تیسرا شبینہ جلسہ

مورخہ ۸ر جولائی کو ہفتہ قرآن کریم کا تیسرا شبینہ جلسہ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم اور افسر پراویڈنٹ فنڈ کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ مکرم حافظ عبد القیوم صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ کی نظم کے بعد

"قرآن مجید کے اثرات مغربی لوگوں کی نظر میں"

کے عنوان پر محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج تصنیف جدید نے دلچسپ معلوماتی اور تحقیقی تقریر کی۔ ازاں بعد صدرِ مجلس نے اپنے صدارتی خطاب میں بعض اہم اُمور کی جانب توجہ مبذول کرائی۔

چوتھا شبینہ جلسہ

اس ہفتہ کا چوتھا شبینہ جلسہ مورخہ ۹ر جولائی کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی صدارت میں انعقاد پذیر ہُوا۔ مکرم حافظ شفیع اللہ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر مشکوٰۃ نے

"قرآن کریم دینی و دنیاوی برکات کا منبع ہے"

کے موضوع پر بہت جامع اور دلنشین تقریر کی۔

پانچواں شبینہ جلسہ

مورخہ ۱۰ر جولائی کو زیرِ صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج تصنیف جدید ہفتۂ قرآن کریم کا پانچواں شبینہ جلسہ منعقد ہُوا۔ مکرم محمد حمید اللہ صاحب نو مسلم کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ کی نظم کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ نے

"قرآن کریم تمام الہامی کتب کی پاک تعلیمات کا مجموعہ ہے"

کے عنوان پر نہایت ٹھوس اور مدلل تقریر کی۔

چھٹا شبینہ جلسہ

مورخہ ۱۱ر جولائی کو محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت ہفتہ قرآن کریم کا چھٹا شبینہ جلسہ منعقد ہُوا۔ مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش کی نظم کے بعد محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ نے

"قرآن کریم کی حقانیت قرآنِ کریم کی روشنی میں"

کے موضوع پر نہایت عمدہ رنگ میں فاضلانہ تقریر کی۔ بعد ازاں حسبِ معمول صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہُوا۔

ساتواں اختتامی شبینہ جلسہ

اس مبارک و مسعود ہفتہ قرآن کریم کا اختتامی شبینہ اجلاس مورخہ ۱۲ر جولائی بروز جمعۃ المبارک محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت و ناظر اعلیٰ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد کی تلاوت کلام پاک اور مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا الحاج بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے

"قرآن کریم پر مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات"

کے موضوع پر نہایت بصیرت افروز اور پُر جوش عالمانہ تقریر کی۔ جس کے بعد عزیز ناصر الدین احمد ابن مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ایک نظم سُنائی۔ اور پھر صدارتی خطاب ہُوا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدرِ مجلس نے اپنے مخصوص و منفرد اور پُر اثر صدارتی خطاب میں ہفتۂ قرآن کریم کے انعقاد کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

یقینِ کامل[1]

نتیجۂ فکر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی ربوہ

بفضلِ ایزدی آخر خلافت کامراں ہوگی
ہزیمت اور رُسوائی نصیبِ دشمناں ہوگی

جری اللہ کے دامن سے ہیں جو لوگ وابستہ
مقدر میں انہی کے کامیابی بے گماں ہوگی

شبِ تاریک میں بھی بڑھ رہا ہے کاروانِ حق!
سحر نزدیک ہے منزل نصیبِ کارواں ہوگی

وُہی مصداق ہوں گے مُژدۂ اِنّی مُعِین کے
اعانت کی تمنّا جن کے سینے میں نہاں ہوگی

لگائی ضرب ہے جن سرکشوں نے ناقۃُ اللہ کو
ثمودی قوم کی مانند اُن کی داستاں ہوگی

ابھی اِنّی مُھِین کا نشاں دیکھا ہے دُنیا نے
دُعا ہے قہر کی تجلّی پھر زمانے پہ عیاں ہوگی

خریجتہ کر رہے ہیں تمام اپنا قصہ ربّہ میں
ہماری دل کی وہ تسکین ہی ندائے آسماں ہوگی

مسیحِ وقت نے جو تحفہ ہم کو عطا کی ہے
یقیں دار و رسن پر بھی ہماری ہمسفر جاں ہوگی

اگرچہ آج دُنیا روشِ سنتِ ابلیس پہ کس ہے
مگر اِک دن پشیماں ہو کے میری ہم زباں ہوگی

[1] یہ نظم ۲۳ر مارچ ۱۹۸۵ء کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ بمقام مسجد مبارک ربوہ میں سُنائی گئی۔ شبیر احمد۔

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ر احسان (جون) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-
۱۳۳ ہجری کا سال اسلام کی سیاسی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے اور بلاشبہ اسے

ایک عظیم سنگِ میل

قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ وہ سال ہے جب اموی حکومت کے کھنڈرات سے دو عظیم اسلامی حکومتوں نے جنم لیا جو سینکڑوں سال تک اسلام کی ظاہری خدمت بھی کرتی رہیں اور باطنی خدمت بھی کرتی رہیں۔ چوٹی کے علماء جن کا امتِ محمدیہ پر قیامت تک اس رنگ میں احسان رہے گا کہ انہوں نے قرآن کے علوم و معارف پر غور کیا اور بہت ہی عظیم خدمات سرانجام دیں وہ ان دونوں حکومتوں کے پُرامن دور کی پیداوار ہیں۔ ۱۳۲ ہجری میں اموی حکومت کے اختتام پر مشرق میں عباسی حکومت نے جنم لیا اور تقریباً پانچ سو تئیس چوبیس سال کے قریب یہ حکومت قائم رہی۔ پانچ صدیاں بہت ہی بڑا زمانہ ہوا کرتا ہے۔ بہت کم قوموں کو اتنی لمبی حکومتوں کی توفیق ملا کرتی ہے۔ پھر ایک ہی خاندان کو مسلسل لمبے عرصہ تک خدمت کی توفیق ملے۔ اس دور میں یقیناً اسلام نے ہر پہلو سے دنیا کو بھی فیض پہنچایا اور مسلمانوں کو بھی ہر قسم کے فیوض یعنی دینی فیوض کے علاوہ بھی اسلام کے اس عظیم الشان دور میں پہنچتے رہے مگر بہر حال یہ پیشِ نظر رہنا چاہئے کہ ہم اسے اسلام کی سیاسی ترقی کا دور کہیں گے اور سیاسی ترقی کے اس دور میں روحانی ترقی بھی جاری رہی ہے لیکن جب ہم محض روحانیت کی بات کرتے ہیں تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کے بعد کا کوئی دور بھی اس دور کے مقابل پر روشن دور نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے میں نے شروع میں ہی نمایاں طور پر یہ بات آپ کے ذہن نشین کی کہ ہم اسے اسلام کے سیاسی دور کے طور پر ایک نمایاں دور قرار دے سکتے ہیں۔

دوسری حکومت جس کی بنیاد مغرب میں ڈالی گئی اور وہ مغربی حکومت ہی کہلاتی تھی وہ عبدالرحمٰن بن معاویہ کے ذریعے اندلس میں اس کی بنیاد پڑی۔ اس سے پہلے تقریباً ۴۲ سال پہلے یا ۴۴ سال پہلے اُس حکومت کی دراصل تو طارق بن زیاد نے بنیاد ڈالی تھی لیکن اس وقت تک یعنی عبدالرحمٰن کے وہاں جانے تک کوئی مستحکم اسلامی حکومت وہاں اس رنگ میں قائم نہیں ہوئی تھی کہ مستقل بنیادوں پر وہ سپین میں ایک عظیم الشان حکومت کی داغ بیل ڈال سکے مگر بہر حال وہ سرزمین جسے طارق بن زیاد اور اس کے بعد بعض اور مجاہدین نے بڑی قربانیوں کے ساتھ مسلمانوں کے لئے سر کیا۔ جب اموی حکومت ٹوٹی تو اموی شہزادہ عبدالرحمٰن مغرب کی طرف اپنی جان بچانے کے لئے بھاگا لیکن چونکہ ان شہزادگان کی بہت عزت تھی اس لئے جب یہ سپین پہنچا تو سپین میں اس کا بہت احترام کیا گیا بڑی عزت افزائی کی گئی تھی اور سپین کی

اندلس کی حکومت

اس کو گویا پیش کر دی۔ چنانچہ جو اصل حکومت اندلس میں قائم ہوئی ہے۔ باقاعدہ منظم وہ عبدالرحمٰن اوّل یہ کہلاتے ہیں ان کے زمانے میں یہ قائم ہوئی اور یہ ۱۳۳ ہجری سے ۱۷۲ ہجری تک بڑی شان کے ساتھ وہاں حکومت کرتے رہے اور ہر پہلو سے اسلامی حکومت کی بنیادوں کو استوار اور مستحکم کیا۔

اسی دور میں اسلامی حکومتوں کو تباہ کرنے اور اسلام کو نقصان پہنچانے کی بھی بعض بنیادیں پڑ گئیں اور یہ ایک عجیب تضاد ہے اور بڑا ہی دردناک واقعہ ہے کہ یہ بنیادیں مسلمان علماء کی طرف سے ڈالی گئیں غیر کی طرف سے نہیں اور تمام مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ ان عظیم اسلامی سلطنتوں کی تباہی کا راز مسلمان علماء کے باہمی اختلافات میں ہے جتنے فساد رونما ہوئے، جتنا عالمِ اسلام میں قتل و جدال ہوا اندرونی اور کئی قسم کی بھیانک خونریزیاں ہوئیں ان کی سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری اس وقت کے علماء پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ علماء دو حصوں میں بٹ گئے ایک وہ جو خدمتِ دین کرنے والے علماء تھے اور خالصتاً اللہ کے لئے ہو چکے تھے اور کچھ وہ علماء جنہوں نے

دین کے نام پر اسلام میں فسادات

پھیلائے اور اسلام کو خطرہ بیان کر کے خود مسلمان حکومت کے لئے خطرہ بن گئے چنانچہ اس کا آغاز سپین میں عبدالرحمٰن اوّل کی وفات کے بعد ۱۷۲ ہجری میں ہوا۔ لین پول بڑے تعجب سے یہ بات لکھتا ہے کہ پہلی بغاوت جس نے اسلامی حکومت کو کمزور کیا ہے اور پھر آگے بغاوتوں کا آغاز کیا وہ عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد ۱۷۲ ہجری میں ہوئی۔ لیکن یہ عیسائیوں کی طرف سے نہیں ہوئی۔ باہر سے آنے والے TRIBES اور قبائل کی طرف سے نہیں ہوئی نہ بربروں کی طرف سے ہوئی نہ عرب قبائل کی طرف سے ہوئی وہ لکھتا ہے کہ ——

تعجب ہے کہ یہ بغاوت قرطبہ کے فقہاء کی طرف سے ہوئی جنہیں فرزندانِ اسلام کا نام دیا جاتا ہے اور اس کے بعد جو آغاز کیا گیا بغاوتوں کا وہ ایک لا متناہی سلسلہ شروع ہو گیا جسے پھر آخر وقت تک کوئی روک نہیں سکا۔ چنانچہ سپین کی حکومت تقریباً آٹھ سو سال تک ساڑھے سات سو سے کچھ زیادہ عرصہ تک مسلمانوں کی حکومت قائم رہی اور ۱۴۸۹ء میں جب ابو عبداللہ نے ہتھیار ڈالے ہیں آخری مرتبہ اور دستخط کئے ہیں اپنی حکومت کے آخری فرمانروا کے طور پر اور ۱۴۹۲ء میں تا ۱۴۹۱ء کے آخر پہ کلیتہً اس حکومت کا وہاں سے صفایا ہوا ہے دور بھی مؤرخین

"خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۶/۱ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۲
فون: ۴۱۹۴۱۴ ۲۷۰
گرام: "BEXPORT"

کے مطابق دراصل ایک لازمی، طبعی، منطقی نتیجہ تھا ان اندرونی فسادات کا جو زیادہ تر مذہب کے نام پر خود علماء نے پھیلائے تھے اور خصوصاً اس آخری دور میں تو علماء غیر معمولی طور پر حرکت میں آچکے تھے اور جو مجاہدین اسلام سر دھڑ کی بازی لگا رہے تھے اس وقت اس ٹوٹتی ہوئی حکومت کو بچانے کے لئے ان کے خلاف عوام الناس میں اسلام کے نام پر نفرتیں پھیلائی جا رہی تھیں اور ان کو اسلام کا بھی باغی قرار دیا جا رہا تھا اور وطن کا بھی باغی قرار دیا جا رہا تھا۔ چنانچہ

بہت ہی دردناک دور

ہے اسلام کا یہ یعنی سپین میں اسلام کا دور کہ خود مسلمان علماء نے اپنے مجاہدین کے خلاف ایک اندرونی محاذ کھول رکھا تھا اور ہر دفعہ ان کی ناکامی میں مسلمان علماء کے فتنہ فساد کا دخل موجود نظر آتا ہے تو یہ عظیم سلطنت جسے غیروں کی تلوار سر نہیں کر سکی اسے مسلمان علماء کے فتووں کے قلم نے سر کر دیا اور اتنا عظیم نقصان پہنچایا ہے اسلام کی سیاست کو کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آج جس جگہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں یورپ کی یہ تمام سلطنتیں کلیتہً مسلمانوں کی زیر نگیں ہوتیں اگر سپین میں مسلمان علماء فتنہ فساد کے ذریعے مسلسل سینکڑوں سال تک اسلامی سلطنتوں کو پیہم نہ کمزور کرتے رہتے۔ ہر صدی میں انہوں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ فتنہ فساد میں ایک ایسا دور بھی آیا تھا کہ جب فرانس میں مسلمان فوجیں داخل ہو رہی تھیں اور فرانسیسی حکومت کانپ رہی تھی اور بار بار تحائف بھجوا رہی تھی اور ہر قسم کے معاہدے کرنے کے لئے تیار تھی اور خیال تھا کہ فرانس کے بعد پھر یورپ میں اور کوئی طاقت نہیں تھی جو مسلمانوں کو روک سکتی لیکن چونکہ اندرونی فسادات ہو رہے تھے ایک کے بعد دوسرے عالم ایک دوسرے عالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور پھر علماء مل کر اسلامی حکومتوں کے خلاف فتوے دے رہے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ یہ خالصتہً غیر دینی بادشاہ ہیں، غیر اسلامی بادشاہ ہیں شریعت سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے بزور ان کو ختم کر کے ان کی جگہ با شرع انسان حکومت پر فائز کیا جائے تو اسلام کے نام پر ہی بظاہر وہ خدمات سر انجام دے رہے تھے لیکن اسلام کے نام پر اتنا شدید نقصان پہنچا رہے تھے عالم اسلام کو کہ اس کی کوئی نظیر دنیا کی کسی اور قوم میں نظر نہیں آتی آپ نظر دوڑا کے دیکھیں تاریخ پر آپ کو کسی دنیا کی قوم میں یہ واقعات نظر نہیں آئیں گے کہ اہل مذہب نے بلکہ مذہب کے علماء نے خود اپنے اہل مذہب کی حکومتوں کو تباہ کروا دیا ہو اور غیروں کے ہاتھ بیچ دی ہوں وہ حکومتیں اور ان غیروں کے ساتھ مل کر سازشیں کی ہوں۔ بہر حال ایک بہت ہی دردناک دور ہے یہ ایک طرف اسلام کی ترقیات پر نظر پڑتی ہے تو دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ دوسری طرف ان مسلمان علماء کے کردار کو انسان دیکھتا ہے تو غم سے دل بھر جاتا ہے اور کٹنے لگتا ہے

جگر پارہ پارہ ہونے لگتا ہے

ان باتوں کو دیکھ کر عظیم الشان اسلامی سلطنتیں ایسی جن میں پھیلنے کی طاقتیں تھیں جو وسعت پذیر تھیں اور کسی لمحہ بھی تمام دنیا میں سوائے اسلامی حکومت کے کوئی حکومت باقی نہ رہتی۔ ان حکومتوں کو اندر سے ان علماء نے کھا لیا جہاں تک مغرب میں علماء کا تعلق ہے۔ مالکی علماء نے سب سے زیادہ اسلامی حکومتوں کو تباہ کرنے میں کردار ادا کیا ہے اور جہاں تک مشرقی حکومتوں کا تعلق ہے وہاں شیعہ سنی فسادات اور دونوں طرف کے علماء ذمہ دار ہیں۔ لیکن آخری تباہی جو مسلمان سلطنتوں کی ہوئی ہے وہ شیعہ علماء کے ذریعے ہوئی۔ اس کا آغاز ۴۴۳ ہجری میں ہوا ہے جبکہ عبد اللہ جو قائم بامر اللہ کہلاتا تھا وہ خلیفہ تھا اس کے دور میں وہ غیر معمولی

شیعہ سنی فساد

ہوا ہے جس نے آئندہ کے لئے فسادات کا بیج بو دیا ہمیشہ کے لئے۔ نہایت ہی خوفناک شیعہ سنی فساد ہوا جس کے نتیجے میں سینکڑوں جانیں تلف ہوئیں مقبرے اکھاڑے گئے پرانے مدفون آئمہ کو قبروں سے اکھیڑنے کی سازشیں کی گئیں اور بہت ہی خوفناک فساد تھا جو سارے بغداد میں پھیل گیا اور خلیفہ قائم بامر اللہ نام کا قائم بامر اللہ تھا عملاً وہ نہ قائم تھا نہ اس میں امر اللہ کی کوئی صفات پائی جاتی تھیں چنانچہ وہ بالکل بے حس اور بے طاقت ہو کے ان باتوں کو دیکھتا رہا اس کی کچھ پیش نہیں گئی وہ فساد اسلامی تاریخ میں مذہبی تاریخ میں ایک نمایاں حیثیت اس لئے رکھتا ہے کہ اس کے بعد پھر شیعہ سنی اختلافات بڑھتے ہی رہے ہیں اور پھر ان کے اندر آپس میں شیعہ اور سنی فرقوں کے درمیان صلح کا کوئی امکان باقی نہیں رہا گہری نفرتیں پیدا ہوئیں اور انتقامی جذبات نسلاً بعد نسل منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ یہ جو طبعی نتیجہ اس کا ظاہر ہوا ہے یہ بھی ایک ایسے خلیفہ کے وقت میں ظاہر ہوا جس کا نام بھی عبد اللہ تھا لیکن وہ عبد اللہ بن منصور مستعصم باللہ کہلاتا ہے یہ ۶۴۰ ہجری کے لگ بھگ خلیفہ ہوا ہے اور ۶۵۶ ہجری میں یہ قتل ہوا ہے اس کے دور میں بھی ایک نہایت ہی خوفناک شیعہ سنی فساد ہوا اور اس فساد کی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں بادشاہ نے خود اپنے بیٹے کو بھیج کر شیعوں سے انتقام لیا اور ایک بغداد کا جو مغربی حصہ تھا زیادہ تر شیعہ جس میں آباد تھے وہاں خون کی ندیاں بہائیں اور مکان لوٹے گئے اور آگیں لگائی گئیں اس کی بنیاد مؤرخین یہ کہتے ہیں اس طرح پڑی کہ ابن علقمی جو شیعہ وزیر اعظم تھے مستعصم باللہ کے ان کو مستعصم باللہ نے بہت زیادہ کھل دے رکھی تھی اور چونکہ وہ وزیر اعظم تھے اور ان کا عمل دخل بہت تھا اس لئے شیعوں کو اتنی زیادہ شہ مل گئی کہ آغاز اس فساد کا شیعوں کی طرف سے ہوا ہے۔ انہوں نے مظالم کئے اور ان مظالم کے نتیجے میں پھر مسلمان عوام جب اٹھ کھڑے ہوئے اس وقت بادشاہ وقت نے اپنے بیٹے کو بھجوایا کہ چونکہ عوام الناس کی اکثریت بہر حال سنی تھی اور وہ اپنی حکومت کے مفادات شاید اس میں دیکھتے تھے کہ اس وقت ان کی کھل کے مدد ہونی چاہئیے بہر حال وہ

قتل و غارت کا جو بازار وہاں گرم ہوا

ہے یہ وہ آخری شیعہ سنی فساد تھا جو عباسی حکومت میں ہوا ہے اس کے بعد بہت سے مؤرخین جن میں ذہبی بھی شامل ہیں، ابن خلدون بھی اور سیوطی بھی اور بہت سے مؤرخین ہیں جو اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی حکومت کی تباہی کا ذمہ دار یہ آخری فساد تھا چنانچہ اس کے بعد شیعہ وزیر اعظم ابن علقمی نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اس حکومت کو بہر حال تباہ کروا دینا ہے چنانچہ ہلاکو خان کو ابن علقمی نے پیغام بھیجنے شروع کئے اور مغرب سے اس کی توجہ ہٹا کر بغدادی حکومت کی طرف کروائی اور وہ جو رعب تھا اسلامی حکومت کا جو تاتاریوں کو اس طرف آنے نہیں دیتا تھا اس کا پول کھولا اور بتایا کہ اس فوج میں کچھ بھی باقی نہیں

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاج دعا۔ اقبال محمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائنس اینڈ جے این انٹرپرائسز
NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C ROAD BANGLORE-560002.
PHONE:-228666-

رہا اور مؤرخین کہتے ہیں کہ عملاً اس فساد کے بعد فوج کو کم کرنے کی باقاعدہ سازش کی گئی اور ابن علقمی نے رفتہ رفتہ ایک منصوبے کے مطابق مرکزی فوج کو منتشر کرنا شروع کیا اور خلیفہ وقت کو یہ بتایا کہ یہ سرحدوں کی حفاظت کے لئے باہر بھجوائی جا رہی ہے اور امر واقعہ یہ تھا ان کو اکثر کو فارغ کر دیا گیا اور منتشر کر دیا گیا اور جب بغداد میں کوئی حفاظت کا انتظام باقی نہیں رہا پھر اس نے پیغام بھجوایا اور ایک اور بدقسمتی عباسی حکومت کی یہ تھی کہ اس وقت نصیر الدین طوسی جو مشہور فلسفہ دان اور حساب دان ہیں وہ ہلاکو کے دربار میں بہت عزت رکھتے تھے اور بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور ہلاکو خان کو ان پر بہت اعتماد تھا۔ جب ابن علقمی نے پیغام بھیجنے شروع کئے تو ہلاکو نے نصیر الدین سے مشورہ کیا اس نے کہا کہ ان کی حکومت میں تو کچھ بھی باقی نہیں رہا اس لئے حملہ مناسب ہے گا۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں پھر

بغداد کی تباہی

ایسی خوفناک طریق پر کی گئی ہے کہ تاریخ عالم میں شاید ہی کوئی ایسا شہر اس دردناک رنگ میں تباہ کیا گیا ہو۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اٹھارہ سے سولہ لاکھ تک جانیں تلف ہوئیں۔ ابن خلدون بیان کرتے ہیں کہ ایک کروڑ سے زائد جانیں تلف ہوئیں۔ عورتیں اور بچے اور بوڑھے اور جوان سروں پر قرآن اٹھائے ہوئے دہائیاں دیتے ہوئے گلیوں میں نکلے اور خدا تعالیٰ کو قرآن کی عظمت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس سے التجائیں کرتے رہے لیکن قومیں جب آپس میں اندرونی طور پر باہمی ایک دوسرے سے لڑ کر اپنی ہلاکت کا فیصلہ کر لیا کرتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تقدیر ان کو نہیں بچایا کرتی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ — اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نعمتیں واپس نہیں لیا کرتے لیکن جب کوئی قوم خود اپنی نعمتیں اپنے ہاتھ سے پھینک دیتی ہے اور وہ تبدیل کر دیتی ہے جو ہم نے عطا کیا ہے۔ اس وقت پھر خدا کی تقدیر اس قوم کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیا کرتی ہے وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا۔ پھر جب اللہ کی تقدیر یہ فیصلہ کرتی ہے کہ اس قوم کو برائی پہنچے گی تو اس کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس فیصلے کی راہ میں کوئی روک نہیں ہو سکتی چنانچہ وہی منظر نظر آتا ہے کہ

خود اپنے ہاتھوں سے جو لعنت اور مصیبت بلائی گئی

تھی اس کو پھر کوئی دعا روک نہیں سکی۔ کیونکہ خدا نے پہلے ہی قرآن کریم میں اس تقدیر کی کھلے لفظوں میں خبر دے رکھی تھی۔

بہر حال بعض مصنفین تو صرف اتنا لکھتے ہیں کہ یہ ایسا دردناک واقعہ ہے کہ ہمارا قلم چلتا ہی نہیں اس لئے ہم سے تفصیل کچھ نہ پوچھو۔ بس گزر جاؤ یہ سمجھتے ہوئے کہ ایک بہت ہی بڑی تباہی آئی تھی عالم اسلام پر اور بعض مؤرخین کچھ تفاصیل بھی بیان کرتے ہیں۔ بعض لکھتے ہیں کہ کتابوں کے جو بہت عظیم الشان ذخائر بغداد میں [illegible] تھے اور تمام دنیا کا علمی مرکز بنا ہوا تھا بغداد میں ان کتابوں کو جلا کر ان کی راکھ دجلہ میں بہائی گئی اور دجلہ کالا ہو گیا ان کی راکھ اور خاک سے۔ بعض لکھتے ہیں کہ اسی طرح ان کتابوں کو دجلہ میں بہا دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ جو مقتولین تھے ان کی کھوپڑیوں کے مینار بنائے گئے جو میلوں میل سے دکھائی دیتے تھے اور بعض بتاتے ہیں کہ یہ تباہی ہے جو تلوار کی اور بربادی ہوئی ہے اتنا خوفناک منظر ہے کہ تاریخ میں شاید کبھی [illegible] آئے گا قتل عام مسلسل جاری رہا یہاں تک کہ [illegible] قتل و غارت کا ملک دینی طور پر بھی انتہائی مظالم توڑے [illegible] اور بے دریغ آگ لگائی [illegible] گئی [illegible] یہ تسلسل ہوا [illegible] واقعہ ہے کہ مٹ گیا اذان [illegible]

وہ سب سے بڑا بدبخت انسان تھا جس نے اسلام کے نافذ ہونے کے بعد پہلی مرتبہ تاریخ میں اذان بند کی ہے۔ وہ ہلاکو خان تھا۔ چنانچہ مؤرخین بڑے درد سے یہ واقعہ لکھتے ہیں کہ پہلی دفعہ ہلاکو خان کے حکم سے بغداد میں پھر اذانیں ہونی بند ہو گئیں اور تمام مسجدیں خاموش ہو گئیں۔

اس نیا ہے کہ وقت ابن علقمی نے پیغام بھیجا ہلاکو خان کو کہ چونکہ تم میری دعوت پر ہی آئے ہو اس لئے مجھے ملاقات کا موقعہ دو کہ میں پتہ کروں کہ اب کیا کرنا ہے۔ وہاں گیا اس سے اپنی جان کی پناہ لی اور ایک سازش کے مطابق واپس آ کر مستعصم باللہ کو کہا کہ تم سب کی جان بخشی کی ضمانت میں لے آیا ہوں اس لئے تمام فقہاء علماء تمہارے اندر بزرگ اور قاضی اور بڑے بڑے لوگ یہ سارے میرے ساتھ چلیں اور وہاں جا کر بڑی عزت افزائی کے ساتھ تمہاری جان بخشی کی جائے گی اور تمہیں چھوڑ کر دے گا اسی طرح جاری رکھے گا جس طرح اہل روم میں اس نے اپنا خلیفہ اپنا نائب مقرر کر دیا ہے تمہیں بھی اپنا نائب مقرر کر دے گا چنانچہ یہ لوگ جب پہنچے تو بلا استثناء سب کو قتل کروا دیا گیا سوائے علقمی کے لیکن ابن علقمی کو بھی پھر اس کی تمنا تھی وہ دیکھنی نصیب نہ ہوئی اور بڑی حسرت سے وہ مرا ہے بعد میں کیونکہ اس کی جو یہ تمنا تھی کہ شیعہ حکومت قائم ہو جائے گی اس کے نتیجے میں ہلاکو خان نے وہ بھی نہیں ہونے دی۔

جہاں تک مستعصم باللہ کا تعلق ہے اس کے متعلق بعض مؤرخین

ایک بڑا دردناک واقعہ

لکھتے ہیں۔ ابن خلدون نے بھی لکھا ہے اور بعض دوسرے مؤرخین نے بھی ابن خلدون تو اس واقعہ میں نصیر الدین کا نام نہیں لیتے لیکن بعض دوسرے مؤرخین نصیر الدین کا نام لے کر اسے اس واقعہ کا ذمہ دار قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس نے سب کو قتل کرنے کا جو فیصلہ کیا ہلاکو خان نے، تو خلیفہ وقت کو قتل کرتے ہوئے وہ ڈرتا تھا اور اس کا دل دھڑکتا تھا کیونکہ یہ عام روایت تھی اس زمانے میں کہ اگر خلیفہ وقت کا خون کہیں بہے تو بہت بڑی تباہی آتی ہے چنانچہ ہلاکو خان نے نصیر الدین سے ذکر کیا کہ مستعصم کو تو میں نہیں قتل کرواؤں گا کیونکہ اگر اس کا خون زمین پر گرا تو اس سے بہت بڑی ہلاکت آئے گی اور ہم بھی اس کا شکار ہو جائیں گے نصیر الدین نے جواب دیا کہ بڑی آسان ترکیب ہے بغیر خون گرنے ہی کے اس کو بوریوں میں لپیٹو اور ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے مارو۔ چنانچہ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اسی طرح کیا گیا بوریوں میں لپیٹ کر ڈنڈوں اور لاٹھیوں سے مارا گیا اور اسی طرح بند کر کے اس نے نہایت دردناک مصیبت میں جان دی اور اس وقت ابن علقمی نے آ کر اس کے سامنے بیٹے اور اس سے کہا کہ اس طرح انتقام لیا جاتا ہے اور جہاں تک ابن خلدون کا تعلق ہے وہ نصیر الدین کی بات تو نہیں بیان کرتے لیکن وہ کہتے ہیں کہ پہلے ہاتھی سے کچلوایا گیا اس بوری کو اور اس طرح تڑپتے ہوئے گھسٹتے ہوئے اس نے جان دی اور پھر اس کے بعد انتہائی سفاکی سے کام لیتے ہوئے ڈنڈوں کو اور جو کچھ بھی غرض کی جا سکتی تھی۔

آخر یہ تھا منصوبہ کا کردار جنہوں نے اسلام کے نام پر [illegible] سلطنتوں کو تباہ و برباد کر دیا اور آخر یہ عظیم الشان سلطنتیں قائم رہ نہیں [illegible]

ارشادِ نبوی ﷺ
فَاشْكُرْ كَثِيْرَهٗ بِقَلِيْلِهٖ
(الحدیث)
ترجمہ
[illegible]
بحوالہ اسلم
[illegible]

علماء یہ بھیانک کردار ادا نہ کرتے تو

آج نہ روس کا وجود کہیں نظر آتا ایک دہریہ حکومت کے طور پر میرا مطلب ہے۔ نہ آپ کو چین کی دہریہ حکومت نظر آتی نہ جاپان) والے خدا کے منکر ہو کر ایک نئے خدا کا تصور پیش کر رہے ہوتے۔ بدھ ازم کا جو نام ہے یہ بھی شاید علمی طور پر سننے میں آتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مشرق و مغرب پر کلیۃً مسلمان حکومتیں قائم ہوتیں اور مسلمان علماء جو لڑتے نہ آپس میں اور فساد نہ کرواتے ان کے فیض سے میں یقین رکھتا ہوں کہ پھر اسلام بھی ساتھ ساتھ پھیل جاتا تو آج جتنے فسادات دنیا میں ہیں جتنے خطرات دنیا کو درپیش ہیں ان کا آغاز علماء سوء کی طرف سے مسلمان حکومتوں کے دوران کیا گیا ہے۔ بنیادیں اسی وقت رکھی گئی ہیں۔ اگر آج ایک عالم اسلام ہوتا تو ان فسادات کا سوال ہی کوئی نہیں تھا۔ مشرق و مغرب نہ آپس میں پھٹتے نہ اتنے فسادات نہ اتنی بڑی تباہیاں دنیا میں آتیں۔ جنگ عظیم اول بھی نہ ہوتی۔ جنگ عظیم ثانی بھی نہ ہوتی بالکل اور دنیا کا نقشہ ہوتا تھا۔ یہ جو کمیونزم فلاسفی ہے یہ بھی مغرب میں جنم دی گئی ہے۔ عیسائیت کی غلط تعلیم اور عیسائی ملکوں کے غلط اعمال کی وجہ سے یہ جو منفی تعلیم دنیا کے سامنے آئی ہے ورنہ یہ فلسفہ پیدا ہی نہیں ہونا تھا۔

اصل بات یہ ہے

کہ علماء جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے شروع سے ہی دو حصوں میں بٹے رہے ہیں ایک وہ جو متقی ہیں جو خدا کا خوف کرنے والے اور اسلام سے محبت کرنے والے ہیں وہ ہمیشہ دین کی خدمت میں وقف رہے ہیں اور ان کا بہت بڑا احسان ہے جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے اور قیامت تک وہ احسان جاری رہے گا۔

لیکن ایک علماء سوء ہیں اور ان کی ایک نمایاں پہچان ہے ان کی پہچان یہ ہے کہ یہ بیرونی خطرات سے کلیۃً آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور ان کو سوائے اندرونی خطرات کے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ مجاہدین اسلام کی ساری کمائی کو تباہ کرنے کے ذمہ دار ان کی ساری محنتوں کو اکارت کرنے کے ذمہ دار یہ علماء سوء ہیں۔ ان کی نظر کو اسلام کے لئے جو خطرہ نظر آتا ہے وہ مسلمانوں کے سے خطرہ نظر آتا ہے یہ ان کی پہچان ہے۔ غیروں سے کوئی خطرہ نظر نہیں آتا۔ نہ ان کو عیسائیوں سے خطرہ نظر آئے گا نہ ان کو بدمذہبوں سے خطرہ نظر آئے گا۔ نہ دہریوں سے خطرہ نظر آئے گا۔ باہر کی طرف آنکھ نہیں کھلتی ان کی۔ ان کو خطرہ نظر آتا ہے کہیں شیعہ سے، کہیں حنبلی سے، کہیں احمدی سے، کہیں وہابی سے، کہیں بریلوی سے اور اندرونی طور پر ایک دوسرے کا خطرہ دیکھتے ہیں اور باہر کی طرف ان کی آنکھ نہیں جاتی یہ ان کی خاص پہچان ہے اور جب مسلمان کو مسلمان سے لڑاتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں بڑی بڑی عظیم اسلامی سلطنتیں تباہ ہو کر رہ جاتی ہیں۔

اس وقت پھر ملائیت کا دور ہے اور

تمام عالم اسلام کو ملائیت کی طرف سے خطرہ ہے

آپ دیکھ لیں جتنی تحریکیں اس وقت چل رہی ہیں فساد کی ان سب میں یہ ملائی عصبیت کارفرما ہے۔ ایران اور عراق کی جنگ ہے یا فلسطین میں "جتھے" ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں ان سب کے پیچھے یہی ملائی عصبیت کام کر رہی ہیں جن کی جڑیں آپ کو تاریخ اسلام میں جگہ جگہ پیوست ہوتی ہوئی دکھائی دیں گی۔

تمام عالم اسلام کو اکثر جگہ شیعہ سنی فساد میں بانٹ دیا گیا ہے۔ شیعہ گروہ اور سنی گروہ اور جہاں شیعہ اور سنی اختلاف کا کارنامہ نہیں دکھا سکا وہاں دوسرے آخر وہ بھی مولویوں کی طرف سے ظاہر ہوئے ہیں انہوں نے اسلامی حکومتوں کو لرزہ براندام کر رکھا ہے۔ چنانچہ ملائشیا میں اور انڈونیشیا میں وہاں کے مسلمان غیر شرعی کے نام پر ایک آواز بلند ہو رہی ہے کہ ہمارے سلاطین جو ہیں، ہماری حکومتیں جو ہیں یہ غیر شرعی ہیں

اس لئے اسلام کو سب سے بڑا خطرہ انڈونیشیا کے حکمرانوں سے ہے۔ اسلام کو سب سے بڑا خطرہ ملیشیا کے حکمرانوں سے ہے اور اسلام کے نام پر وہاں ان حکومتوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔

پاکستان میں دیوبندی سب سے بڑا خطرہ احمدیت سے دیکھ رہا ہے اور سارے پاکستان پر اس کا قبضہ اس عذر پر ہے کہ نہایت ہی شدید خطرہ احمدیت سے عالم اسلام کو لاحق ہو چکا ہے اور ہم اس کے مجاہدین ہیں اس کے خلاف لڑنے والے۔ اس نے ہماری بات سنو باقی سب طرف سے آنکھیں بند کر لو اور تعجب یہ ہے کہ پاکستان کا سیاستدان اس بات کو دیکھ نہیں رہا اور سمجھ نہیں رہا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ امر واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کو نہ شمال سے خطرہ ہے نہ جنوب سے نہ مشرق سے نہ مغرب سے اگر پاکستان کو کوئی خطرہ ہے تو ملائیت سے خطرہ ہے اور ساری تاریخ ملائیت کی بتا رہی ہے کہ یہ کس طرف قوموں کو لے جایا کرتی ہے کس طرح عظیم سلطنتوں کو ہلاک کروایا کرتی ہے اس کے باوجود ہمارا سیاستدان آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ملوث ہو جاتا ہے خود ملائیت کو اپنے حق میں استعمال کرنے کا جرم کرتا ہے۔

چنانچہ پاکستان میں جہاں تک ملائیت کے عروج کی تاریخ کا سوال ہے اس میں

بہت بڑا کردار دیوبندی علماء کا

ہے اگر میں کہتا ہوں کہ ذمہ داری مالکی علماء پر ڈالی جا سکتی ہے تو پاکستان کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کی ساری ذمہ داری دیوبندی علماء پر ڈالی جائے گی اور مورخ ان کو کبھی معاف نہیں کر سکے گا۔

قائد اعظم کے دور میں ملائیت کا کوئی وجود نہیں تھا۔ ایک قوم تھی اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح گزارہ کر رہے تھے سارے۔ ایک محبت کا پیار کا ماحول تھا نئی نئی سلطنت اسلام کے نام پر ملی تھی اور ایک بہت ہی پاکیزہ پُر امن ماحول تھا اور سارے اس بات میں کوشاں تھے کہ کس طرح ہم مل کر اپنے وطن کو بنائیں۔ جب سے ملائیت نے سر اٹھایا ہے اور بعض سیاستدانوں نے نہایت ہی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے منافع کی خاطر ان کو شہ دی اور ان سے کام لئے اس وقت سے پھر پاکستان پر ملائیت کا مسلسل قبضہ ہوتا چلا گیا ہے اور سیاستدان کو آج تک یہ نہیں پتہ چلا کہ پاکستان کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ کیوں ہو رہا ہے اور کون اس کا ذمہ دار ہے؟ ان کو آج تک یہ نہیں پتہ چلا کہ پاکستان میں جتنے مارشل لاء لگے ہیں وہ تمام کے تمام ملاؤں نے لگوائے ہیں ایک بھی مارشل لاء ایسا نہیں جو ملاں کی مدد اور اس کی سازش کے نتیجے میں نہ لگا ہو ایک اور ہوا دیا گیا ہے احمدیت کا کہ احمدیت کے خلاف ہم جنگ کر رہے ہیں اسلام کو ان سے خطرہ ہے اور اس کے نتیجے میں سیاستدان کو اتنا ڈرایا گیا ہے کہ وہ حق کی خاطر آواز بلند کرنے کی طاقت اب نہیں رکھتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر احمدیوں کے خلاف ظلم پر انہوں نے احتجاج کیا یا اس ظالمانہ روش کو روکنے کی کوشش کی تو ان کی سیاست تباہ ہو جائے گی اور اس مفروضے پر وہ کام کرتے ہوئے بعض دفعہ اپنے حق میں عوام الناس کو کرنے کے لئے ان ہی ملاؤں کو سیاستدانوں کے خلاف اکساتا ہے۔ ان کی مدد کرتا ہے ان کو روپیہ پیسہ دیتا ہے اور ہر طرح سے ان کو ابھارتا ہے کہ ان کا ہیرو بن کر وہ پاکستان کے عوام کا ہیرو بن جائے۔ چنانچہ ایک کے بعد دوسری تحریک جو جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھی ہے اس میں یہ سارے عناصر کارفرما آپ کو نظر آئیں گے اور اب نتیجہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ پاکستان کی سیاست کو کلیۃً تباہ کر دیا گیا ہے ملائیت فوج پر قابض ہو چکی ہے۔ فوج نے ملائیت کو استعمال کیا۔ ملائیت نے فوج کو استعمال کیا اور بظاہر یہی سمجھتے ہیں دونوں کہ ہم فاتح ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ نتیجہ اس کا یہ نکلا ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں فاتح بن کے ابھری ہیں اور جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے یہ تو مفتوح کا مفتوح ہی رہا

شدید خطرات اس تمام دور میں پاکستان کو لاحق ہوئے ہیں اور ایسے ایسے اندرونی اور بیرونی دشمنوں نے طاقت پکڑی ہے کہ اگر آپ ان کا تجزیہ کریں ان عناصر پر غور کریں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ کیوں ہمارے سیاستدانوں نے آنکھیں نہیں کھولیں کیوں بروقت ان خطرات اور فتنوں سے اپنے وطن کو بچایا نہیں۔

کہا یہ جا رہا ہے اور ہمیشہ یہی کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کو اور اسلام کو احمدیوں سے خطرہ ہے اور ساری توجہ قوم کی اس طرف پھیر دی گئی اس کے کئی قسم کے نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔

اوّل تو یہ کہ ہر بار جب فساد ایک خاص مقام تک پہنچا ہے تو فوج کو دخل دینا پڑا اور تمام سیاسی رجحانات اچانک منقطع کر دیئے گئے جو سیاسی عمل جاری ہوا تھا آغاز سے وہ آزاد فضا کا متقاضی ہے اپنی پرورش اور نشوونما کے لئے

جب مذہبی امور دخل انداز ہو جاتے ہیں سیاست میں

اور فوج کو موقع دے دیتے ہیں حکومت پر قبضہ کرنے کا تو سیاسی عمل دخل یا سیاسی نظام جو جاری ہوتا ہے سیاسی سوچ اور سیاسی فکر جو پختگی کی طرف چل رہی ہوتی ہے وہ پختہ ہونے سے پہلے پہلے منقطع ہو کر ختم ہو جاتی ہے چنانچہ ہمارے ساتھ آزاد ہونے والے جتنے ممالک ہیں ان میں جہاں ملائیت نہیں وہاں بغیر روک ٹوک کے سیاسی نشوونما ہوتی ہے اور بہت سے مراحل طے کر کے اب مستحکم ہو چکی ہیں وہاں سیاسی سوچیں سیاسی تفکرات سارے مستحکم ہو چکے ہیں۔ چین کو دیکھیں، ہندوستان کو دیکھیں ہندوستان تو ہمارا ہمسایہ ہے۔ ہمارے ساتھ ہی آزاد ہوا تھا مسلسل بغیر روک ٹوک کے ان کا سیاسی عمل جاری ہے۔ نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب تمام دنیا میں ان کی ایک عزت ہے۔ ان کا ایک احترام ہے ان کا ایک مقام ہے اور بعض مسلمان ممالک پاکستان سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں ہندوستان کو کیونکہ انہوں نے اپنا مقام قائم کر لیا ہے۔ وجہ کیا ہے؟ وہاں ملائیت کا قبضہ نہیں ہے نہ انہوں نے مسلمانوں کی ملائیت کا وہاں قبضہ ہونے دیا ہے نہ اپنے پنڈتوں کا قبضہ ہونے دیا ہے اور سیاست کو مذہبی عمل دخل سے آزاد رکھا ہوا ہے پاکستان میں بدقسمتی سے ملائیت نے ہر دفعہ اس عمل کو توڑ دیا نشوونما ہی نہیں ہو سکی اور پھر سیاستدان ہر دفعہ حیران پریشان ہر دفعہ مار کھانے کے بعد یہ سوچتا رہا کہ ہمارے ساتھ کیا ہوتی ہے؟ یہ کیا واقعہ گزر گیا ہے اس کے

بہت سے شدید نقصانات

دوسرے قوم کو پہنچے ہیں جن کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں بار بار جب فوج اوپر آئی ہے تو ان سیاستدانوں نے یہ تو نہیں دیکھا کہ مولوی اس کا ذمہ دار ہے لیکن انہوں نے یہ دیکھا کہ پاکستان کی فوج جس کی اکثریت پنجاب سے ہے وہ اس کی ذمہ دار ہے چنانچہ فوج کے خلاف گہری منافرتیں پھیلائی گئی ہیں اقلیتی صوبوں میں، اور خصوصاً سندھ اور بلوچستان میں جو پاکستان کے خلاف تحریکات چل رہی ہیں اس وقت اور دن بدن زور پکڑتی جا رہی ہیں اور وہ نہایت زہریلا پروپیگنڈہ پاکستان کے خلاف کیا جا رہا ہے ان کی یونیورسٹیوں میں، ان کے سکولوں میں پھیلایا جا رہا ہے یہ تمام پروپیگنڈہ اس بنا پر ہے کہ پاکستان کی فوج کی اکثریت پنجابی ہے اور وہ اپنی خاطر ہر دفعہ اقلیتی صوبوں پر ظلم کرنے کے لئے اور پنجاب کے مفادات کی خاطر ملک پر قبضہ کرتی ہے اور یہ چونکہ ہر آدمی میں تجزیے کی اہلیت نہیں ہوتی، جو واقعات سطحی طور پر نظر آتے ہیں وہ یہی ہیں اس لئے ساری قوم اس بات کو تسلیم کر لیتی ہے کہ ہاں یہی تجزیہ درست ہے پنجابی فوج نے ظلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے سندھی کو مغلوب کرنے کے لئے بلوچی کو مغلوب کرنے کے لئے ملک پر قبضہ کیا ہے اور یہی رجحان مشرقی پاکستان میں جب وہ مشرقی پاکستان موجود تھا۔ جب تو رست پکڑ گیا تو مشرقی پاکستان کو توڑنے کا ذمہ وار ہوا وہ لوگ جو مشرقی پاکستان گئے ہوئے

ہیں یا اس کی سیاست سے آگاہ ہیں ان کو علم ہے کہ مسلسل سالہا سال تک وہاں یہی پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پنجابی فوج ہے جو بار بار قابض ہوتی ہے جو سیاسی عمل کو تباہ کرتی ہے وہ ہماری اکثریت سے ڈرتی ہے سیاست کو نشوونما پاتے دیکھ ہی نہیں سکتی کیونکہ اس سے پنجاب کو نقصان پہنچے گا اس لئے انہوں نے

پنجابی کے خلاف نفرت کی مہم

بوئی اور ہر جو کمزوری دیکھتے تھے ہر قصور دیکھتے تھے اس میں پنجابی کو ذمہ دار قرار دیتے تھے اور دلیل یہی تھی بنیادی کہ دیکھو پنجابی فوج بار بار قبضہ کر رہی ہے اور اب یہی نفرتیں، وہ تو ملک چلا گیا، اس کے جانے کے بعد سندھ میں منتقل ہو گئیں، بلوچستان میں منتقل ہو گئیں اور بظاہر بڑی شدت کے ساتھ فوج نے ان تحریکات کو کچل دیا ہے لیکن کبھی سیاسی بے اطمینانیاں بھی کچلی گئی ہیں تلواروں سے یا بندوقوں سے؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ جتنا آپ سیاسی خیالات کو کچلنے کی کوشش کریں گے یا سیاسی رجحانات کو کچلنے کی کوشش کریں گے بزور شمشیر اتنا زیادہ یہ گہرے اور خطرناک ہوتے چلے جائیں گے سطح سے ہٹیں گے تو اپنی جڑیں زیادہ پیوست کر دیں گے گہرائی میں کینسر کی طرح پھیل جائیں گے ہمارے بدن میں اور یہی اس وقت ملک میں ہو رہا ہے جو ان کو نظر نہیں آ رہا۔

دوسری طرف

پنجاب میں ایک اور قسم کا نقصان

پہنچا ہے بڑا شدید۔ پنجاب کے عوام اور پنجاب کے سیاستدان کلیتہً مایوس ہونے کے بعد اب ایسی طاقتوں کا سہارا ڈھونڈ رہے ہیں جو اپنی فوج سے ان کو نجات دلائے اور اس کے لئے سب سے زیادہ نزدیک جو آئیڈیالوجی ان کو مدد کے لئے ملتی ہے وہ اشتراکیت کی آئیڈیالوجی ہے جس کا علمبردار روس ہمسایہ کے طور پر عظیم طاقت کے طور پر پاس ہی بیٹھا ہوا ہے تو اس ردِ عمل نے ایک نیا رجحان پیدا کر دیا ہے اور وہ یہ کہ فوج نمائندہ ہے تمام استعماری طاقتوں کا

فوج نمائندہ ہے سرمایہ دارانہ قوتوں کا

فوج نمائندہ ہے تمہارے روٗساء کا، تمہارے بڑے زمینداروں کا، تمہارے بڑے انڈسٹریلیسٹ کا اور انہیں کے ایماء پر انہیں کے مفادات کے تحفظ کے لئے بار بار مارشل لاء لگتا ہے اور جب بھی فوجی حکومت آتی ہے اس وقت انڈسٹریلیسٹ زیادہ ظالم ہو جاتا ہے، زیادہ مزدور کے حقوق غصب کرنے لگتا ہے۔ زمیندار اسی حکومت کے بل بوتے پر غریبوں کو لوٹتا ہے ان کی فصلیں کھا جاتا ہے۔ ان سے سخت مزدوریاں لیتا ہے اور پھر اور کچھ نہیں کرتا ان کی عورتوں کی عزتیں لوٹتا ہے جرائم پھیلتے ہیں ہر طرف یہ نظریہ عوام میں پھیلایا جاتا ہے اور یہ جڑ پکڑ جاتا ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ ہاں واقعتاً یہی بات ہے تو سارے ملک کو غیر مستحکم کر دیا گیا ہے نہایت ہی خوفناک ملک دشمن عناصر جڑیں پکڑ رہے ہیں بلکہ پکڑ چکے ہیں اور نہایت خوفناک سازشیں ملک کے خلاف اہل وطن کرنے لگ گئے ہیں اور بظاہر بڑا مستحکم ملک نظر آ رہا ہے۔ قومی حکومت ہے۔ کہتے ہیں مارشل لاء نہیں ہٹانا، کہیں فساد نہ پیدا ہو جائے تو استحکام کیا ہو گیا۔ جہاں فوج کے جاتے ہیں اپنی فوج کے ہٹنے سے ملک میں فساد پھیل جائے درا صل بات یہ ہے کہ یہ

ساری بیماری ملائیت کے قبضے کے نتیجے میں

پیدا ہوئی ہے۔ ہر دفعہ ملائیت کے نتیجے میں فوج آئی۔ ہر دفعہ ملاازم کے نتیجے میں مذہب سے لوگ متنفر ہوئے۔ اشتراکیت کے لئے زیادہ جگہ ہموار ہوئی اور ہر دفعہ اسی ملائیت نے اہل وطن کو آپس میں ایک دوسرے

سے لڑایا ہے اور فساد پیدا کیا ہے اور عدم اطمینان کے مواقع پیدا کئے ہیں جو ان کا کام تھا وہ انہوں نے نہیں کیا۔ جو خطرات تھے وہ انہوں نے دیکھے نہیں اور ان کی نشاندہی نہیں کی انہوں نے۔ بیرونی خطرات تو ان کے اوپر کسے سے باہر کی بات ہے ہم اس کو ان کو ذمہ دار نہ بھی قرار دیں کہ وہ ان کو نظر نہیں آئے تو کوئی بات نہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ عالمی سیاست کیا ہے۔ پاکستان کو کن کن ممالک سے کیوں خطرات ہیں۔ اس میں یہ بے چارے ذمہ دار نہیں ان کے علم کا سرمایہ ہی اتنا ہے بے چارو ں کا لیکن وہ اندرونی خطرات جن کا مذہب سے تعلق ہے جن کا براہ راست اس اسلام سے تعلق ہے جس اسلام کی نمائندگی کر رہے ہیں وہ ان کو خطرے کیوں نظر نہیں آئے؟ انہوں نے دیکھا کہ دن بدن بے حیائی بڑھ رہی ہے ملک میں۔ انہوں نے دیکھا کہ دن بدن رشوت زیادہ ہوتی چلی جا رہی ہے انہوں نے دیکھا کہ دن بدن تمام اخلاقی کردار کو قوم ایک طرف پھینکتی چلی جا رہی ہے اور ظلم اور سفاکی بڑھ رہی ہے' قتل و غارت بڑھ رہا ہے حق تلفی بڑھ رہی ہے اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہے کردار میں اسلام کا نشان مٹتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سب یہ دیکھ رہے تھے اور اب بھی دیکھ رہے ہیں اور ان کو کوئی خطرہ نظر نہیں آ رہا اور اس کے نتیجے میں پھر آگے ایسے ایسے خوفناک نقصانات اک بڑے نمایاں نظام کی شکل میں ظاہر ہونے لگے۔ یہ چیزیں معمولی باتیں نہیں ہیں۔ یہ جب میں کہتا ہوں رشوت ہو رہی ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایک آدمی کا حق متاثر ہوا اس کو مجبوراً پیسے دے کر کام کرانا پڑا یہ جو

رشوتوں کا نظام

ہے جب ملک میں جاری ہو جائے اس سے اس ملک کی تمام انسٹی ٹیوشنز غیر معمولی طور پر متاثر ہوتی ہیں اور بعض دفعہ ان کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں بالکل۔ کیونکہ وہ انسٹی ٹیوشنز رشوت کی ایک باقاعدہ حکومت بن جایا کرتی ہیں ایک باقاعدہ نظام حکومت کے طور پر متوازی طور پر ملک میں جاری ہو جایا کرتی ہیں۔ پاکستان ریلوے ہے مثلاً پاکستان ریلوے کے نقصانات کا جو آپ مطالعہ کریں تو آپ حیران ہو جائیں گے کرائے کرائے ہر دفعہ بڑھائے جاتے ہیں اور ہر دفعہ ایک عرب' ڈیڑھ عرب' دو عرب روپیہ نقصان ہو رہا ہے دنیا میں ریلویز کما رہی ہیں اور ہماری ریلوے کرایوں کے غیر معمولی بڑھنے کے باوجود ہر دفعہ نقصان اٹھاتی ہے۔ قوم کی اقتصادیات پر کتنا گہرا اثر پڑتا ہے اس بات کا؟ اگر آپ تجزیہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بعض پاکستان کے علاقوں میں تو باقاعدہ جتنے کرائے آپ حکومت کو ادا کرتے ہیں اتنے ہی کرائے جب تک آپ ریلوے کے حکام کو نہیں دیتے اس وقت تک آپ کا مال ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ جب جنس تیار ہوتی ہے زمیندار کی اس کو ضرورت ہے کہ فوری طور پر اس کو پیسہ ملے اپنے قرضے اتارے' اپنے مالے ادا کرے۔ اس وقت تمام بوگیاں صرف اس شرط پر مہیا ہوتی ہیں کہ باقاعدہ ان کا ریٹ جو مقرر ہے اس کے مطابق پیسے دیئے جائیں اور اگر آپ نہیں دیں گے تو خالی بوگیاں پڑی رہیں گی اور کہا یہی جائے گا کہ ہے ہی کچھ نہیں جب آپ باقاعدہ پیسے دیں گے تو پھر وہ بوگیاں چلیں گی اور جب یہ جاری ہوتا ہے نظام تو پھر ان کا نقصان پورا کرنے کے لئے کم لکھوایا جاتا ہے اور گورنمنٹ کو کرایہ کم دیا جاتا ہے۔ یہ سمجھوتہ شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت بہت حد تک یہ کام ہو رہا ہے۔ انفرادی طور پر ٹکٹ کے پیسے گورنمنٹ کو دینے کی بجائے ٹی ٹی کو مل رہے ہیں۔ یہ تو انفرادی نقصانات اتنے زیادہ نہیں مگر جو تجارتی نقصانات ہیں وہ غیر معمولی ہیں۔ اربوں روپیہ حکومت کو جو جانا چاہیئے تھا وہ آپس میں سمجھوتے کے ذریعے یہ حکام اور کارندے لے جاتے ہیں اور مصنوعی کارروائی کرکے اگر دو بوگیاں دی گئی ہیں تو ایک لکھوائی اگر دس دی گئی ہیں تو پانچ لکھوا دی گئی ہیں۔ بہر حال آپس میں ایسے سمجھوتے جاری ہیں جس کے نتیجہ میں نقصان ہوتا ہے اور جو پیسہ نہیں دیتا وہ بوگیاں جو خالی پڑی رہ جاتی ہیں وہ نقصان الگ ہو رہا ہے۔

چنانچہ میں نے ایک دفعہ پاکستان کے ایک بڑے منسٹر آف ... سے اس بارے میں بڑی گفتگو کی' تفصیلی چھان بین کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمیں علم ہے کیا ہو رہا ہے؟ ہم بے بس ہیں بالکل جو مرضی حکومت کرے اب۔ یہ نظام اتنا گہرا ہو چکا ہے اتنا پھیل گیا ہے کہ اس کی بہتری ہو ہی نہیں سکتی۔ یعنی ریلوے کے اخراجات تو حکومت پاکستان برداشت کر رہی ہے اور ریلوے کے فوائد بد دیانت ملازم حاصل کر رہے ہیں اب آپ دوسری طرف آیئے

واپڈا

جو کتنی اہم ضرورت کے لئے بنائی گئی۔ یعنی تمام انرجی پر اس کی منوپلی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بجلی میں شاید ہی کہیں کسی ملک میں اتنی بڑی منوپلی کسی ادارے کو حاصل ہوئی ہو جتنی واپڈا کو حاصل ہے اور اتنی بد دیانتی ہے نیچے سے اوپر تک کہ باہر بیٹھا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور ظلم اور سفاکی ہے اس بد دیانتی میں انفرادی سطح پر یہ حال ہے کہ اگر کوئی زمیندار رشوت دیتا ہے تو اس کے بل کسی اور کے نام منتقل ہوتے رہتے ہیں اور جو زمیندار رشوت نہیں دیتا اس کے نام دوسرے کے بل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ ایک عام رواج بن گیا ہے اور پھر انتقامی کارروائیاں اس طرح کی جاتی ہیں کہ اگر کوئی شخص رشوت نہیں دیتا تو عمداً بعض فیوز بجلی کے بند کر کے اس کی موٹریں جلائی جاتی ہیں۔

(آگے مسلسل صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

محترم عبد العزیز جمن بخش صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم عبد العزیز جمن بخش صاحب سورینام (جنوبی امریکہ) کے ہسپتال میں ۲۹ جون کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احمدیہ قبرستان وہاں نہ ہونے کی وجہ سے عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی مرحوم کا وطن ڈیرہ غازی خان تھا کچھ عرصہ پہلے انہوں نے زندگی وقف کی تھی۔ اور سورینام میں مبلغ کے طور پر مقرر ہوئے تھے۔ نرم طبع تھے۔ قادیان کی زیارت کا بھی انہیں موقع ملا تھا قادیان سے انہیں محبت تھی اس وجہ سے وہ مالی امداد کرتے رہتے تھے۔

بوقت وفات ان کے اہل و عیال ہالینڈ میں تھے جو وفات کی اطلاع ملنے پر تدفین کے بعد ہی وہاں پہنچ سکے۔

ان حالات میں ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کو بہت صدمہ ہے احباب اس خادم دین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور ان کے اہل و عیال کے لئے بھی کہ انہیں صبر جمیل کی توفیق ملے اللہ تعالیٰ ان کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو آمین۔ قادیان میں ان کا جنازہ غائب پڑھا جا رہا ہے۔

(مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان)

درخواستہائے دعا

● مکرم مسعود احمد صاحب کیلیفورنیا اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق پانے نیز کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان)

● مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی صاحب ہومیوپیتھ لاہور (پاکستان) عرصہ قریباً چالیس سال سے انتڑیوں' پھیپھڑوں اور دماغ کی ٹی بی دق میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان اور تنگ دست ہیں۔ موصوف اپنی کامل و عاجل شفایابی اور تمام پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

اور ایسے وقت میں یہ نقصان ہوتا ہے جبکہ فصل پکنے کو تیار ہو۔ اور یہ روزمرہ کا دستور ہے ان میں کوئی بھی ہوتی نہیں رہتا ہے۔ عربوں روپے ضائع ہو رہے ہیں ملک کے یہ موٹروں کی رپی واشنگ کہتے ہیں اوپر سے ان فصلوں کے نقصان کی صورت میں جو پک سکتی تھیں مگر وقت پہ پانی نہیں مل سکا۔ بجلی نہیں مہیا کی گئی۔ وہ نہیں پک سکیں۔ ان گنت نقصانات ہیں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کتنے نقصانات ہیں ان باتوں کے۔

اور پھر اس کے علاوہ جو شدید نقصانات ہیں وہ اوپر کی سطح پر جو کروڑوں اور عربوں روپے رشوت میں لیکر

غیر ملکوں سے جب سودے ہوتے ہیں

تو خراب مال لے لیا جاتا ہے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ساری مشینریاں پھر جو بظاہر بیسوں سال تک آرام سے جاری رہنی چاہئیں وہ ایک دو سال میں خراب ہونے لگ جاتی ہیں تمام واپڈا کی حالت اس وقت اتنی خطرناک ہو چکی ہے۔ الکٹریسٹی کا جو کام کرنے والے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ جب آپ آئے تھے ایک سال ڈیڑھ سال پہلے اس وقت کا پاکستان ہی نہیں رہا۔ پہلے تو دن میں ایک گھنٹہ دو گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی تو شور پڑ جاتا تھا یہ کیا ہو رہا ہے۔ اب تو دس بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ عام دستور ہے اور جہاں بجلی پر منحصر ہے زراعت وہاں اس نارمل لوڈ شیڈنگ کے نتیجے میں جو زمیندار کا نقصان پہنچے گا اس کا آپ تصور کر لیں۔

اس کے نتیجے میں جو اقتصادیات تباہ ہوتی ہیں ملکی وہ پھر جرائم کو جنم دیتی ہیں اور جرائم میں پھر یہ شکل بن جاتی ہے کہ پولیس جس سے رشوت لیتی ہے اس کے حق میں اور بعض دفعہ ظالم کے حق میں اور مظلوم کے خلاف مقدمے درج کرنے لگتی ہے کوئی زندگی کا شعبہ ایسا نظر نہیں آئے گا جہاں آپ کو اطمینان نصیب ہو۔ اور یہ ساری بنیادی ذمہ داری اخلاقی کمزوریوں کے اوپر عائد ہوتی ہے۔ ہر چیز کا تجزیہ کر لیں۔ ایک لمبا سلسلہ ہے۔ ایک دن میں قوم کے اخلاق نہیں بگڑا کرتے۔ گزشتہ تیس پینتیس سال کے اندر مسلسل یہ

اخلاق بگڑنے کا ایک رجحان

قائم ہوا جو بڑھتا چلا گیا ہے۔ اور اس نے زندگی کے ہر شعبے پر قبضہ کیا ہے۔ اور علماء کو نظر نہیں آیا۔ تم دین کے محافظ تھے۔ تم اسلام کی محبت کے دعویدار تھے۔ تمہارا کام تھا کہ شور مچا دیتے سارے ملک میں۔ گلی گلی پھرتے، گھر گھر دروازے کھٹکھٹاتے کہ حضرت مصطفیٰ کی طرف منسوب ہو کے تم یہ ظلم کر رہے ہو اپنے اور برادر اپنی قوم پر اور اپنے دین پر کوئی رنگ حمیت ان کی نہیں پھڑکتی، کوئی ان کو ظلم محسوس نہیں ہوتا کوئی خطرہ نظر ہی نہیں آتا۔ اور سارا نظام لے کے نظام لین دین کا سارا نظام کوئی ایک بھی نظام ایسا نہیں جس کا زندگی سے تعلق ہو اور وہ تباہ و برباد ہو چکا ہو بداخلاقیوں کی وجہ سے۔

جس قوم میں یہ کردار پیدا ہو جائے جب کردار نہ رہے کہنا چاہیئے تو پھر لازماً پیراسائٹس (PARASITES) بیٹھتے ہیں۔ یہ طبعی نتیجہ ہوتا ہے اس کا۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ جسم میں دفاع کی قوت نہ رہے۔ اندرونی نظام بگڑ جائے اور جراثیم رحم وکرم کی خاطر دخل اندازی نہ کریں۔ جراثیم تو ہر وقت، ہر جگہ فضا میں موجود ہیں ہر قسم کے موجود ہیں۔ صحت مند وجودوں پر حملہ نہیں کر رہے کیونکہ ان کا اندرونی دفاع درست ہے ان کا اندرونی نظام درست ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ صالح تعاون کر رہے ہیں جسم کے حصے۔ اس لئے آپ صحت مند پھرتے ہیں اللہ کے فضل سے الا ماشاءاللہ کوئی آدمی کبھی کمزور ہو تو بیمار ہو جاتا ہے لیکن

اگر اندرونی نظام بگڑ جائیں

تو دیکھتے دیکھتے ہر قسم کی بیماریاں ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں اس فضا میں جہاں ایک صحت مند انسان سانس لے رہا ہے۔ ایک آدمی مدقوق مسلول اور کئی بیماریوں کا شکار، مارا ہوا، ہر قسم کے دکھ اٹھانے والا آپ کو نظر آ رہا ہوگا۔ اس لئے کہ اس کا اندرونی نظام بگڑا ہوا ہے۔ تو جب اندرونی نظام بگڑتے ہیں تو غیروں نے بہرحال قبضہ کرنا ہے صرف پھر یہ سوال رہ جاتا ہے کہ باہر کی قومیں آکر قبضہ کریں یا اپنی قوم قبضہ کر لے اپنی قوم کے جراثیم قابض ہو جائیں اس وقت تو یہ سینچ ہے پاکستان کی کہ اپنی قوم کے جراثیم قابض ہوئے بیٹھے ہیں اور ایک مزدور کی طرح سلوک کیا جا رہا ہے ایک ایسے مفتوح ملک کی طرح سلوک کر رہے ہیں بعض ظالم اپنی قوم کے ساتھ کہ جانتے ہیں کہ ان میں دفاع کی کوئی طاقت باقی نہیں رہی اور سیاستدان ایک دوسرے کو مغضوب کر رہے ہیں کبھی بنگالی پر ذمہ داری ڈال رہے ہیں کبھی کسی نظام پر ذمہ داری ڈال رہے ہیں اور نہیں دیکھ رہے کہ اول اس بات کی ذمہ دار ملائیت ہے ملائیت قابض ہوئی ہے اس کو پہلے تم نے جگہ دی ہے۔ ظالمانہ سلوک کیا ہے اپنے ساتھ اپنے مفادات کے ساتھ اور قوم کے مفادات کے ساتھ۔ خود شہ دی ہے۔ ان کو اٹھا لیے۔ جب انہوں نے ایک معصوم جماعت کے اوپر زبان درازیاں کیں گندے حملے کئے۔ ان کے اموال لوٹنے کی تعلیم دی تم خوش ہو کے بیٹھے رہے کہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس طاقت کو تم اپنے لئے استعمال کرو۔ اور کرتے بھی رہے۔ لیکن اب یہ چیز تمہارے اوپر قابض ہو گئی ہے اور وہ وقت آچکا ہے کہ اگر آپ تم بیدار نہیں ہو سکے تو اس ملک کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ نہایت بھیانک خطرات ظاہر ہو چکے ہیں

فوج جب لمبا عرصہ قبضہ کرتی ہے

تو بعض دفعہ اس کے لئے قبضہ چھوڑنے کی گنجائش بھی نہیں رہا کرتی۔ کیونکہ پھر وہ سزا دیکھتی ہے سامنے۔ اس کو نظر آ رہا ہوتا ہے کہ اتریں گے تو جن کے ہاتھوں میں طاقت آئے گی جن کے حق تم نے دبائے ہوئے تھے وہ اپنے انتقامات لیں گے یہ تو پھر بیمار نہیں ہے کہ بیمارا ایک گندا اور بدکردار ہوا اور اس ملک کا ایک شعبہ بالکل صاف سو فیصدی درست اور صالح ہو۔ جب قوم کے اخلاق گر رہے ہوتے ہیں تو فوج بھی تو اسی قوم میں سے نکلتی ہے ان کا خمیر بھی تو اسی مٹی سے اٹھایا جاتا ہے۔ جب معمولی طاقت اوپر بیٹھا یا تھا کہ جب نتائج پیدا ہوں تو پوری طاقت پر کیسا پیدا نہیں ہوگا۔ صرف ان کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے زبانیں نہیں کھل سکتی مجبور لوگ مظلوم لوگ کھل کر کہہ نہیں سکتے کہ کیا ہو رہا ہے لیکن قوم کو بھی پتہ ہوتا ہے فوج کو بھی پتہ ہوتا ہے کہ ہم کیا کرتے رہے ہیں اور کن باتوں میں حساب لیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جتنی بے چینی بڑھتی ہے وہ مجبور ہوتے چلے جاتے ہیں، وہ چھوڑ ہی نہیں سکتے پھر جس طرح بعض دفعہ کوئی کمزور بچہ کسی نسبتاً طاقتور بچے کو نیچے گرا لے قسمت سے داؤ لگ جائے اس کا۔ اس کو چھوڑتا نہیں ہے۔ پھر وہ کہتا ہے کہ جس وقت میں نے چھوڑا اس نے اینٹ مار دینی ہے کوئی اور نقصان کر دینا ہے وہ حالات ہو گئے ہیں قوم کے اور ان کو نظر نہیں آ رہا جب تک اس ظلم سے نکل کر رہائی دینے کے لئے کوئی آزاد منش سیاستدان پیدا نہیں ہوتے ایسے قومی رہنما نہیں پیدا نہیں ہوتے جرأت، لیاقت، وقت وطن سوز پیدا نہیں ہوتے اس وقت کوئی اس ملک کو بچانہیں سکتی اس مصیبت سے

صاحب کردار آدمیوں کی ضرورت ہے

قائداعظم قسم کے انسانوں کی ضرورت ہے۔ اتاترک کی ضرورت ہے۔ وہ قوم کو بتائیں کہ ملائیت ہلاکت کا پیغام ہے تمہارے لئے۔ ہم اس ملک میں ملائیت کو کبھی کسی صورت میں قبول کرنے کے لئے اب تیار نہیں ہیں۔ وہ قوم کو بتائیں کہ اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرو گے تو پھر تم زندہ رہو گے ورنہ تم زندہ نہیں رہ سکتے اس میں جہاد کی ضرورت ہے اور اگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہے تو پھر اپنی تقدیر کے دن جو لکھے جا چکے ہیں ان پر پھر راضی رہو۔ پھر کوئی تمہیں بچا نہیں سکتا۔ ایک وقت تک اندرونی پیراسائٹس (PARASITES) قابض ہوا کرتے ہیں۔ پھر وہ وقت دور نہیں رہا کرتا کہ بیرونی پیراسائٹس (PARASITES) آکر قابض ہو جائیں۔

کیا ہوا تھا بغداد کی حکومت کے ساتھ؟ کیا ہوا تھا اندلس کی حکومت کے ساتھ؟ ایک لمبا عرصہ تک اندرونی حقوق تلفیاں ہوئیں۔ مذہب کے نام پر ایک دوسرے پر مظالم کئے گئے اور اس کے بعد پھر ایسے وقت آئے کہ جب بیرونی پیراسائٹس (PARASITES) یعنی وہ جاندار جو کسی دوسرے کا خون چوس کر زندہ رہتے ہیں انہوں نے ملک پر قبضہ کر لیا اور عظیم الشان حکومتوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا یہ مختصر صورت حال کا تجزیہ ہے ہمارے بدنصیب وطن کے ساتھ جو گزر رہی ہے۔ پاکستانی جہاں بھی ہیں ان کو اس کا دکھ ہے اور سب سے زیادہ احمدیوں کو دکھ ہے .... اس لئے

ایک غریبانہ نصیحت

کے سوا میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ صورت حال میں آپ کے سامنے کھول دیتا ہوں یعنی اس وقت ملک کے تمام حالات ور میرے مخاطب ہیں۔ صرف احمدی مخاطب نہیں ہیں۔ تمام اہل فکر و دانش، تمام سیاستدان ان باتوں پر غور کریں معلوم کریں کہ جو میں کہہ رہا ہوں یہ سچائی ہے کہ نہیں ہے؟ اور ادنیٰ سا بھی ان کے اندر تقویٰ ہو؛ انصاف پسندی ہو تو بلا تردد یہ مانتے ہی چلے جائیں گے کہ ہاں یہ تجربہ بالکل درست ہے اسی طرح ہوا ہے تو جب اسی طرح ہوا ہے تو اس کو ٹھیک کرو جس طریق سے ٹھیک کرنا چاہیئے۔ انسانی اقدار کو زندہ کرو۔ انسانی شرافت کو زندہ کرو۔ حق کو حق کہنا سیکھو۔ باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرو۔ اس کے بغیر یہ ملک بچتا نہیں ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو۔ ملائیت سے خطرہ ہے اور یہ خطرہ اب حد اعتدال سے تجاوز کر چکا ہے۔ نہایت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے سارے عالم اسلام کو لاحق ہوا ہے تم ایک حصہ ہو اس خطرے کا۔ اس خطرے نے ایران میں ایک اور شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ عراق میں ایک اور شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ شام میں ایک اور شکل اختیار کی ہوئی ہے لبنان میں ایک اور شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ ایک ملیشیا میں شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ ایک انڈونیشیا میں شکل اختیار کی ہوئی ہے۔ اور اس خطرے کے پیچھے نہایت ہی خطرناک منصوبے کام کر رہے ہیں۔ عالمی سازشیں کام کر رہی ہیں۔ ان خطرات کو ابھارا جا رہا ہے۔ کیونکہ دنیا کی سمجھدار قومیں جو اس وقت مسلط ہیں دنیا پر وہ جانتی ہیں کہ جب تک قوموں کے لئے اندرونی خطرات پیدا نہ کئے جائیں اس وقت بیرونی طور پر انہیں سر نہیں کیا جا سکتا۔ ان میں دخل نہیں دیا جا سکتا ان کی سیاست کو اپنے کنٹرول میں نہیں لیا جا سکتا پس یہ سارے عالم میں جو ظلم ہو رہا ہے اسلام پر اسلام ہی کے نام پر اس کا ایک حصہ ہے جو پاکستان میں ہو رہا ہے اور تم ظلم سے باز نہیں آ رہے اگر یہی تم نے اپنی روش اختیار کی ہے تو جو چاہو کرو۔ لیکن ہم تو وہ برتھ مارک ہیں جو وجود کے مٹنے کے بعد بھی زندہ رہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے اور

خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نشان کو دنیا میں کوئی مٹا نہیں سکتا

ہماری تو ضمانت ہے ہم ہر حالت میں ترقی کرتے رہے ہیں۔ ہر حالت میں ترقی کرتے چلے جائیں گے اگر اس ترقی کی راہ میں روک ڈالنا چاہتے ہو تو سارا ایڑی چوٹی کا زور لگا لو تم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دنیا کے کسی خطے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ جہاں تک ہماری تعداد زیادہ ہے وہاں بھی ناکام رہو گے جہاں ہماری تعداد کم ہے وہاں بھی ناکام رہو گے۔ کیونکہ خدا کی حفاظت کا ہاتھ ہر وقت ہمیں گھیرے ہوئے ہے اور وہ دشمن کو ایسا نقصان پہنچانے سے لازماً باز رکھے گا جس سے ہماری ترقی رکتی ہوئی دکھائی دے۔ جس سے ہم تنزل کی راہ اختیار کرتے ہوئے نظر آئیں دشمن کو ایک دن، ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرے گا ہماری تاریخ میں کہ آگے بڑھنے کی بجائے ہم پیچھے جائیں۔ شہید ہوں گے، دکھ دیئے جائیں گے، مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے، گھر بھی جلیں گے میں مانتا ہوں۔ شدید اذیت میں ہمیں مبتلا کیا جائیگا یہ بھی مجھے تسلیم ہے ہمارے پیاروں کو گالیاں دی جائیں گی ہمارے سامنے اور مسلسل یہ ظلم کیا جائے گا۔ یہ بھی میں مانتا ہوں۔ لیکن جماعت کی ترقی کو تم روک سکو، ناممکن ہے۔ ہر حال میں، ہر ملک میں ہر تاریکی کے وقت بھی آگے بڑھیں گے اور خدا کا جو نور ہمیں عطا ہوا ہے تم نہیں چھین سکتے۔ تمہاری نسلیں بھی نہیں چھین سکیں ہم سے۔ اس لئے ایک ہی نقصان جو ہوگا وہ تمہارا نقصان ہے ہوتا رہا ہے، ہو رہا ہے مسلسل، تمہاری آنکھیں بند پڑی ہیں اور مسلسل ہوتا چلا جائے گا۔ تمہاری کوئی ضمانت نہیں۔ کیونکہ

تاریخ بتا رہی ہے

کہ جب قوموں نے اپنے آپ کو برباد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو تو خدا کی تقدیر یہ اعلان کیا کرتی ہے کہ ہاں تم ہلاک کئے جاؤ گے۔ اور اس میں اسلام اور غیر اسلام کے ساتھ کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔

بغداد کے مقتول بھی تو وہ مسلمان ہی تھے جو قرآن کو سروں پر لیکر گلیوں میں باہر نکلے تھے، اور خدا کے نام پر وہ قربانیاں دے رہے تھے۔ لیکن خدا کی غالب تقدیر نے کی ایک نہیں چلنے دی اور ایک نہیں سنی کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ ظالم نے خود اپنی ہلاکت کے بیج بوئے ہیں۔ اس لئے تمہاری تو یہ تاریخ ہے کوئی نام تمہیں بچا نہیں سکے گا۔ لیکن جن قوموں پر خدا کے نام پر خدا کی خاطر ظلم ہوتے ہیں

باہر سے وہ استقامت دکھاتے ہیں اور ان کو دنیا میں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اس لئے ہماری فکر تم چھوڑو رب کعبہ کی قسم کہ وہ خود ہماری حفاظت کرے گا۔ اس پیارے وطن کی فکر کرو جو ہمیں بھی عزیز ہے اور تم سے زیادہ اس کے نقصان کا دکھ ہمیں بھی پہنچے گا لیکن ہم اس معاملے میں بے اختیار ہیں ہوں اس کے کہ ایک حرف ناصحانہ کہہ سکیں ایک غریبانہ درخواست کر سکیں اس سے زیادہ ہمیں کوئی طاقت نہیں۔

ہاں جہاں جماعت کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے یہ میں ضرور

جماعت کو نصیحت

کروں گا کہ اس تعلق کو استعمال کریں اور دعائیں کریں اور گریہ وزاری کریں اور استغفار کریں کثرت کے ساتھ اور دعا کریں کہ اللہ ان کو نصیحت دے ان کو عقل دے ان کی آنکھیں کھولے۔ کیونکہ واقعتاً ملک اس وقت ایسے ہلاکت کے کنارے پہ پہنچ چکا ہے جیسے قبروں میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ اور پوری قوم ملوث ہے اس ظلم میں اپنے اپنے مفادات کی خاطر اپنے اپنے دھڑوں کے مفادات کی حفاظت کے لئے تو سارے ملک ملا کر قوم پر ظلم کرتے چلے جا رہے ہیں اور دیکھ نہیں رہے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

آئندہ جو رمضان کے بقیہ دن ہیں ان میں ملک کی بقا کے لئے پاکستانی تو بہر حال دعا کریں گے لیکن میں باہر کے احمدیوں سے بھی درخواست کرتا ہوں اگرچہ ان کا وطن نہیں ہے لیکن وہ پاکستان کے زیر احسان ضرور ہیں۔ بہت سے ایسے ملک ہیں جہاں پاکستان کی مٹی میں پلنے والے مجاہدین گئے پاکستان میں پرورش پانے والے اسلام کے خدمتگاروں نے نکل کر دنیا میں اس کے ملک ملک میں ان کے ملک میں اسلام کی خاطر بڑی تکلیفیں برداشت کیں اور احمدیت کا پودا وہاں لگایا اور غیروں کے تسلط سے ان کو بچایا۔ افریقہ جانتا ہے کہ اگر احمدی مجاہدین وہاں نہ پہنچتے تو عیسائیت تا لیفوں پہ چھا چکی تھی ان ملکوں کے اور برباد ہو چکے یا دوسرے ازم ان ملکوں پر قابض ہو چکے ہوتے تو یہ احسان ہے تو احمدیت کی طرف سے مگر احمدیت نے پاکستان میں ہی جو تربیت حاصل کی اور یہاں جو مرکز قائم ہوا اور یہاں سے وہ مجاہد تیار ہوئے اس سے آپ انکار کر ہی نہیں سکتے کہ پاکستان بھی اس احسان میں شامل ہو چکا ہے۔ اس لئے صرف مذہبی احسان نہیں ہے اس ملک کا یہ احسان ہے تمام دنیا پر بڑے لمبے عرصے تک پاکستانی حکومتوں نے اس معاملے میں تعاون ہی کیا ہے عناد کی کوئی راہ اختیار نہیں کی۔ مخالفت کی راہ اختیار نہیں کی۔ تو ساری قوم کا اس لحاظ سے احسان بنتا ہے۔ آپ فکر کریں اور پاکستان کے لئے دعا کریں اس لئے بھی کہ پاکستان کی مٹی سے آپ کی خدمت کے سامان پیدا ہوئے ہیں۔ اور پھر اس لئے بھی کہ ساری جماعت کا مرکز بھی ابھی تک وہاں ہے اگرچہ اسے بے اثر اور بے عمل کرنے کے لئے آج کی حکومت کوشش کر رہی ہے ہر طرح سے۔ ہر طرح سے ظلم کر رہی ہے لیکن یہ دن تو سدا نہیں رہتے ہمیشہ۔ آئندہ ایسی حکومتیں بھی آ سکتی ہیں جو تقویٰ اختیار کریں جو انصاف پسند ہوں۔ مرکز تو بہر حال وہاں موجود ہے۔

اس مرکز کے نام کی خاطر

تو جو رمضان کا خاص دعاؤں کا حصہ ہے وہ آنے والا ہے اس لئے جماعت احمدیت کے لئے دعا کریں گے وہاں پاکستان کے لئے بھی دعائیں کریں اور هل جزاء الاحسان الا الاحسان کی نصیحت کو پیش نظر رکھیں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور پاکستان میں ایک صحت مند انقلاب کے سامان پیدا فرمائے۔ ایسا صحت مند انقلاب ہو کہ ہم فخر کے ساتھ کہہ سکیں کہ واقعتاً پاکستان جس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا اس مقصد کی حفاظت کے لئے اب یہ ایک ناقابل تسخیر قلعہ بن چکا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پہ بنایا گیا تھا اور اسی نام کی حفاظت کرتے ہوئے اگر یہ ملک لڑتا تو ہم فخر سے جانیں دیتے اور خوشی سے اس بات کو قبول کرتے کیونکہ مجاہد کی موت بھی قابل فخر موت ہوا کرتی ہے مگر ظلم یہ ہے کہ اس کلمے کو مٹاتے ہوئے اس ملک کے مٹنے کے آثار ظاہر ہو رہے

ہیں اس کلمے کی مخالفت کرتے ہوئے اس ملک کے مٹنے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں اگر یہ موت مقدر ہے تو یہ بہت ہی ذلیل موت ہے۔ نہایت ہی دردناک موت ہو گی اس ملک کی۔ اسلام کے نام پر بنایا اور اسلام کی بنیادوں کو مٹاتے ہوئے آپ مٹ گیا۔ ... بڑے درد سے ... ساتھ دعا کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمیں اس پاک وطن کی طرف سے خوشیاں دیکھنی نصیب فرمائے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا

خطبہ ثانیہ پڑھنے سے پہلے اعلان کرنا چاہتا ہوں ہمارے سلسلہ کے ایک پرانے بزرگ جو سیرالیون جماعت کے ابتدائی مخلصین میں سے ہیں اور بہت خدمت کی ہے جماعت کی انہوں نے۔ جماعت کو پھیلانے اور مستحکم کرنے میں بہت عظیم کردار ادا کیا ہے الحاج مکرم علی راجر صاحب وہ بچانوے سال کی عمر میں ۲۳ر مئی کو وفات پا گئے ہیں۔ اور مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایمان، تقویٰ اور اخلاص میں انہوں نے مسلسل ترقی کی ہے ۱۹۳۹ء میں یہ احمدی ہوئے تھے۔ اور ہر سلسلہ کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے۔ ایک دفعہ عیسائیوں نے پریس میں جماعت کا لٹریچر طبع کرنا بند کر دیا اور کوئی پریس نہیں تھا سوائے عیسائی پریس کے اور جماعت کے پاس وسائل بھی نہیں تھے کہ وہ فوری طور پر کچھ کر سکیں تو علی راجر صاحب نے فوراً تو شہر میں ایک بہت ہی عظیم الشان مسجد وسیع و عریض قطعہ پیش کیا اور پھر مالی قربانی کی اور کہا کہ یہاں اپنا پریس لگاؤ۔ اور اب دیکھتے ہیں عیسائی کس طرح روک سکتے ہیں چنانچہ ان کے نتیجہ میں پھر جماعت احمدیہ کی اشاعت کا کام رُکا نہیں۔ تو یہ عاشق تھے سلسلہ کے اور موصی بھی تھے۔ اور بہت وسیع ان کا ایمان کا معاملہ تھا ماحول میں۔ جب احمدی ہوئے تو ان کی دس بارہ بیویاں تھیں رواج کے مطابق اور بلاتردد فوراً باقیوں کو بڑے احسان کے ساتھ رخصت کیا اور چار رکھیں اور کہا کہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا میرے رواج پر اسلام کا رواج بہرحال فوقیت رکھتا ہے۔ بہت نیک فطرت انسان تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو ان سے بہت پیار تھا اور یہ مبلغ نے لکھا ہے مجھے بڑا صدمہ ہوا اس بات سے کہ بڑی حسرت تھی کہ میں چوتھے خلیفہ سے بھی مل لوں۔ لیکن چونکہ کمزور ہو گئے تھے اس لئے آ نہیں سکے جلسہ سالانہ پر ان کا جنازہ ہو گا غائب ان کو بھی خاص طور پر اور ان کی اولادوں کو بھی نسلاً بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کے فضل کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو غیر معمولی برکتیں عطا فرمائے

ایک ہی خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب قریشی نیروبی کے ہیں مبارک احمد قریشی و عارف قریشی ان کی والدہ یہ بھی وفات پا گئی ہیں جلنگھم میں ان کی بھی نماز جنازہ ہو گی ان دونوں بزرگ کی۔

ضرورت رشتہ

ایک بے سہارا اور غریب بچی رنگ صاف نقش اچھے قد پورا عمر ۲۲ سال صوم وصلوٰۃ کی پابند قرآن پڑھی ہوئی کے لئے ایک اچھے دیندار کاروباری لڑکے سے رشتے کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند دوست انچارج شعبہ رشتہ ناطہ کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

(انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ قادیان)

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں دو بچوں کے بعد مورخہ ۲ر مئی ۱۹۸۵ء کو بچی تولد ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچی کا نام "صادقہ صنوبر" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین بدر کی خدمت میں نومولودہ کی صحت و تندرستی۔ نیک صالحہ اور دین کی خادمہ بننے نیز خاکسار کے مقبول خدمتِ دین کی توفیق پانے اور حصولِ رضائے الٰہی کے لئے درخواست ہے۔

(خاکسار:۔ محمد قاسم تیماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ ارسی)

قادیان میں ہفتہ قرآن مجید بقیہ صفحہ ۲

اور جماعت کی خدمات قرآن کا ذکر کیا اور جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعلیم القرآن اور اشاعتِ قرآن کی مہم میں حصہ لینے کی تحریک کی آخر میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرآن کریم کی عظمت و فضیلت اور اس کی اعجازی تاثیرات سے متعلق چیدہ اقتباسات پڑھ کر سناتے ہوئے خصوصیت سے نئی نسل کو تلقین کی کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں قرآنی تعلیمات کو حقیقی دستور العمل بنا کر اور قرآنی تعلیمات کا آئینہ دار بن کر اس چشمہ روحانیت کی برکات کا حقیقی وارث بنیں۔

پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ ہی ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں یہ بابرکت شبینہ اجلاسات کا یہ پروگرام اپنی گوناگوں خصوصیات اور غایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مستورات بھی کثیر تعداد میں بر عایت پردہ جملہ اجلاسات میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان اجلاسات کو ہر جہت سے مفید اور نتیجہ خیز بنائے اور ہمیں صدق دل اور خلوص نیت سے قرآنی تعلیمات پر قولاً و عملاً عمل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین ثم آمین

درخواست ہائے دعا

●۔ مکرم عبدالحمید صاحب استاد تیماپوری اپنے بڑے بھائی مکرم محمد عبداللہ صاحب مقیم گلبرگہ کی کامل شفایابی کے لئے ●۔ مکرم سید عبدالباقی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول پٹنہ (بہار) کی طبیعت گزشتہ دنوں بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی جو بروقت طبی امداد مل جانے سے بفضلہ تعالیٰ سنبھل گئی۔ الحمد للہ۔ موصوف سلسلہ کی بے لوث خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص احمدی نوجوان ہیں ان کی کامل صحت اور شفایابی کے لئے ●۔ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ ملاقہ ورنگل (آندھرا) اپنی بڑی ہمشیرہ کی کامل و عاجل شفایابی، بھائی مکرم سید انوار الدین صاحب بی اے کی حصول ملازمت میں کامیابی اور چچا زاد بھائی مکرم سید شعیب احمد صاحب بھینسور کی ملازمت میں ترقی کے لئے ●۔ مکرم منظور احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اندورہ (کشمیر) باران رحمت کے نزول اور تمام افراد جماعت احمدیہ اندورہ کی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ●۔ مکرم منور احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ حاجی نگر اپنی صحت و عافیت اور جماعت کی ترقیات کے لئے ●۔ مکرم سید وسیم احمد صاحب عجیب بشیر اپنے بھائی عزیز سید فہیم احمد عجیب بشیر کی حصول ملازمت میں کامیابی کے لئے نیز اپنے والدین اور بہنوں اور بھائیوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہوالناصر

کراچی میں، معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر:۔ ۶۱۷۰۶۹)

پاکستان کے ممتاز ماہر امراض چشم عقیل بن عبد القادر شہید کر دیئے گئے

"ڈاکٹر عقیل کا قتل انسانیت کا قتل ہے اُن کے ہاتھوں کی پوروں میں شفاء کا سحر پنہاں تھا"

ہفت روزہ "لاہور" کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے

حیدرآباد (۱۰ رجون ۱۹۸۵ء) آج یہاں دن کے پونے ۱۲ بارہ بجے کے قریب حیدرآباد کے ممتاز و ہر دلعزیز ماہر امراض چشم اور آئی کلینک کے سربراہ ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر کو اُن کے کلینک کے باہر علماء سوء کے ورغلائے ہوئے ایک سنگ دل شخص نے چھری کے پے درپے وار کر کے شہید کر دیا۔ اور یوں پاکستان کا یہ تاریخی شہر ایک ایسے انسانیت دوست اور غریب پرور معالج سے محروم ہوگیا۔ جو قناعت۔ فقر۔ سادگی اور محبت و مروت کا مجسمہ تھا اور جس کے نیک دلانہ و درد مندانہ علاج سے ہزار ہا افراد کی بینائی لوٹ آئی۔ اُن کی نعش تدفین کے لئے ربوہ روانہ کر دی گئی۔

واضح رہے آج سے اسال قبل بھٹو حکومت کے ایماء سے مذہب کے نام پر احمدیوں کے خلاف چلائی گئی خونیں تحریک میں ان کے برادر اکبر (ملک کے معروف سکالر اور تاریخ دان خیرپور کالج کے وائس پرنسپل) پروفیسر عباس بن عبد القادر شہید کر دیئے گئے

معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عقیل اپنے ایک دوست کے ہمراہ دن کے قریب ساڑھے گیارہ بجے اپنے کلینک پر آئے۔ جہاں ان کے دوست تو کار سے اُتر کر کلینک کے اندر چلے گئے۔ مگر ڈاکٹر عقیل ابھی اپنا سامان کار سے باہر نکال ہی رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے چھری سے ان کی گردن پر وار کرنے شروع کر دیئے جن سے اُن کی شہ رگ کٹ گئی۔ اور گردن سے خون کا فوارہ ابل پڑا قاتل ارتکاب قتل کے بعد برابر والی گلی میں فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

بتایا گیا کہ ڈاکٹر عقیل نے اس خطرناک حالت میں بھی اپنے آپ کو سنبھالا اور جرأت کر کے خود ہی کار ڈرائیو کرتے ہوئے سامنے کے ہسپتال میں پہنچے مگر خون اتنی زیادہ مقدار میں بہہ چکا تھا کہ ہسپتال کے دروازے تک پہنچتے ہی چکرا کر گر پڑے۔ انہیں یوں زخمی حالت میں گرتا دیکھ کر آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر ابراہیم یمن اُن کی طرف لپکے سٹریچر منگوا کر انہیں سہارا دے کر اس پر لٹایا۔ لیکن سٹریچر ابھی ای این ٹی وارڈ ہی کے قریب پہنچا تھا کہ مرحوم نے زخموں کی تاب نہ لا کر دم توڑ دیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر کے ہولناک قتل کی واردات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے حیدرآباد میں پھیل گئی جسے سنتے ہی ڈویژنل کمشنر حیدرآباد۔ ڈپٹی کمشنر حیدرآباد اور سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس جائے واردات پر پہنچ گئے اس کے ساتھ ہی حیدرآباد کے شہریوں کا تانتا بندھ گیا اور اُن کے آخری دیدار کے مشتاق جوق درجوق پہنچنے لگے

آپ کے وقائع نگار نے اس موقع پر اہل حیدرآباد کے مختلف طبقوں کے نمائندوں کے اس اندوہناک سانحے کے بارے میں جو فوری اور بے ساختہ تاثرات سُنے وہ حسبِ ذیل ہیں۔۔ ایک شاعر اور دانشور نے کہا:

ڈاکٹر عقیل حیدرآباد کا محسن تھا۔ اُس کے ہاتھوں کی پوروں میں شفاء کا سحر پنہاں تھا اس کا قتل انسانیت کا قتل ہے۔"

ایک سینئر ایڈووکیٹ نے کہا:۔

بغیر کسی بہت بڑی پشت پناہی کے اس بے دردی سے ایسے گھناؤنے جرم کا ارتکاب تو کوئی پیشہ ور قاتل بھی نہیں کر سکتا ۔۔۔ اگر پاکستان میں واقعی ہر شہری کو جان و مال کا تحفظ حاصل ہے تو حکام نظم قانون کو قاتل کے علاوہ اس کے خونخوار مذہبی پشت پناہوں کا ٹینٹوا بھی دبانا چاہیئے۔"

ایک سرکردہ ہندو تاجر نے بڑی لرزتی ہوئی آواز میں کہا:

"۔۔۔ ڈاکٹر عقیل کو پیسے سے بالکل محبت نہ تھی۔ اسے اپنے فن سے پریم تھا۔ وہ کبھی فیس کے لئے اصرار یا تکرار نہیں کرتا تھا۔ اور اکثر اوقات ایک امیر مریض سے وصول کردہ فیس دوسرے غریب مریض کو دواؤں کی خرید کے لئے دے دیتا تھا وہ ہمارے شہر پر پرماتما کا انعام تھا۔" مگر ہم نے اس کی قدر نہ کی۔"

ایک ریٹائرڈ اعلیٰ پولیس افسر نے کہا:۔

"۔۔۔ صدارتی آرڈی ننس کے نفاذ سے اب تک سندھ میں احمدیوں کی سات بڑی شخصیتیں قتل کی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ تین پر قاتلانہ حملہ ہو چکا ہے۔ کیا اس طرح دین پھیل رہا ہے یا اسے مٹایا اور عامۃ الناس کو اس سے بیزار کیا جا رہا ہے؟ ۔۔۔ حیرت ہے پولیس ابھی تک قاتلوں پر ہاتھ نہیں ڈال سکی۔ بلکہ بڑی بے توجہی اور بے نیازی برت رہی ہے اگر سکھر کے شیخ عبد الرحمان کے قاتلوں کو پکڑ کر فوراً قانون کے شکنجے میں جکڑ دیا جاتا تو کسی کو دوسری واردات کی جرأت نہ ہوتی ۔۔ مگر۔

رموز مملکت خویش خسرواں دانند"

ایک سندھی سیاسی مدبر نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"۔۔ حکومت احمدیوں کے معاملہ میں ایمنیسٹی انٹرنیشنل" کو تو آئے دن یقین دہانیاں کراتی رہتی ہے لیکن عملاً یہاں ملک کے ان معزز اور محب وطن شہریوں کو تیسرے درجے کا شہری بنا رکھا ہے۔ اور انہیں کسی قسم کا کوئی تحفظ حاصل نہیں۔ اللہ کا شکر ہے کسی احمدی کے قتل میں کسی مقامی سندھی" کا ہاتھ نہیں ہے"

ڈاکٹر عقیل بن عبد القادر پٹنہ میڈیکل کالج کے فارغ التحصیل تھے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان آرمی میں شامل ہو گئے اور میجر کے عہدے پر افواج پاکستان کی گرانمایہ خدمات سرانجام دیں۔ جنگ آزادی کشمیر کے دوران بھی انہیں قابل قدر خدمات انجام دینے کی توفیق ملی پھر لاہور سے کراچی آ گئے۔ اور ڈو میڈیکل کالج میں بطور پروفیسر متعین ہوئے۔ اور ۱۹۵۶ء سے ریٹائرمنٹ تک لیاقت میڈیکل کالج میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ہسپتال کے انچارج بھی رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اب حیدرآباد میں اپنے آئی کلینک کے ذریعہ خدمت انسانیت میں معروف تھے۔

واضح رہے ۔۔۔ ڈاکٹر عقیل مرحوم کے والد پروفیسر ابو الفتح محمد بن عبد القادر پرنسپل اسلامیہ کالج کلکتہ اور اُن کے دادا پروفیسر عبد اللہ کا تعلق بھاگلپور (بہار) کے معروف و ممتاز "علمی خاندان" سے تھا۔

("لاہور" ۲۴ر جون ۱۹۸۵ء صفحہ ۹)

اظہار تشکر اور درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم انیس احمد مبارک مورخہ ۲۸ ۵ کو کویت میں سڑک پار کرتے ہوئے حادثہ پیش آ جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اس جانکاہ صدمہ پر بہت سارے احباب جماعت نے غریب خانہ پر تشریف لا کر اور اپنے خطوط میں اس سانحہ پر اظہار افسوس کیا اور پسماندگان سے تعزیت فرمائی اور اس طرح ہماری دلی تسکین کا باعث ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطاء فرمائے آمین۔

خاکسار کے ضعیف العمر والدین اس صدمہ کی وجہ سے ہر ایک کو جواب دینے سے قاصر ہیں۔ خاکسار فوری طور پر اپنی طرف سے اور والدین و لواحقین کی طرف سے تمام احباب کا بذریعہ اخبار "تہدل" شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کی مغفرت فرمائے اس کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان خصوصاً ضعیف العمر والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین۔

(خاکسار۔ الیاس احمد جلیل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی)

قسط چہارم

تحریک احمدیت پر تنقید کا علمی جائزہ

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - مؤرخ احمدیت ربوہ

(چھٹے اعتراض کے جواب کے تسلسل میں)

● اُمّ المومنین :-

۲۶ - حضرت پیر پیران غوث اعظم کی والدہ کے ذکر میں ہے کہ " ام المومنین یہ تقریر دلبند جناب پیران پیر کی سن کر نہایت خورسند ہوئیں ." [۵۱]

۲۷ - حضرت جمال الدین ہانسوی خلیفہ مجاز حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ کی اہلیہ کی نسبت حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کا بیان :-

" چوں حضرت خواجہ قطب جمال ہانسوی وصال کردند آں ام المومنین حضرت برہان الدین را کہ ہفت سالہ بود ندبرداشتہ بخدمت جناب شیخ شیوخ العالم گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسیدہ بیعت کنانید " [۵۲]

۲۸ - " سیرالاولیاء " مؤلفہ حضرت سید محمد بن مبارک کرمانی فرماتے ہیں :-

" شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کنیزک تھی ... شیخ شیوخ العالم (حضرت فرید الدین گنج شکرؒ) اسے " ام المومنین " کہتے تھے " [۵۳]

جناب خلیق احمد نظامی [۵۴] نے " تاریخ مشائخ چشت " کے صفحہ ۱۶۴ پر لکھا ہے " شیخ جمال الدین کی ایک خادمہ جو بڑی عابدہ اور صالحہ ہونے کی وجہ سے ام المومنین کہلاتی تھیں ان کو (صوفی برہان الدین کو) بابا فرید کی خدمت میں لے گئیں . باباصاحب نے ان پر بڑی التفات وکرم فرمایا اور خلافت سے نوازا . ام المومنین نے ہندی زبان میں عرض کیا خوجا برہان الدین بالا ہے [۵۵] (یعنی بچہ ہے)

● صحابی :-

۲۹ . " تذکرۃ الاولیاء " اردو میں ہے .

" ابن سیرین کے ایک صحابی سے پوچھا . " [۵۱]

۳۰ - مولانا نجم الحسن کراروی حضرت امام جعفر صادق کے ذکر میں لکھتے ہیں .

" ایک دفعہ آپ کے صحابی ہشام بن حکم کے ذریعہ سوال کیا . " [۵۲]

۳۱ - رسالہ " المنتظر " لاہور ۵ جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۷ کے ایک مضمون کا عنوان ہے

" تین اماموں کے مقدس صحابی "

● مسجد :-

۳۲ . اللہ جلّشانہ فرماتا ہے :-

اِنَّ المساجد للّٰہ فلا تدعوا مع اللہ احدًا ۰ (سورۃ الجن)

" الفقیہہ میں جناب امیرالمومنین (حضرت علی علیہ السلام) سے منقول ہے کہ المساجد سے مراد ہیں اعضائے سجدہ یعنی چہرہ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے . کافی میں جناب امام جعفر صادق سے تفسیر عیاشی میں جناب امام تقی سے نیز تفسیر قمی میں بھی یہی مضمون منقول ہے . " [۵۳]

علاوہ ازیں مختلف مکاتیب فکر کے بزرگان متقدمین و متاخرین نے بھی " المساجد " کے اصطلاحی معنیٰ کی بجائے وہ اعضاء ہی مراد لئے ہیں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے . چنانچہ حضرت علامہ عبداللہ بن عمر الشیرازی البیضاوی نے اس آیت کی تفسیر درج ذیل الفاظ میں فرمائی ہے .

" وقیل المراد بالمساجد الارض کلھا لانھا جُعِلَتْ للنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدًا وقیل المسجد الحرام لانہ قبلۃ المساجد ومواضع السجود (صفحہ ۷۶۵)

ترجمہ . یہ بھی کہا گیا ہے کہ (اس آیت میں) مساجد سے مراد سب زمین ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسجد قرار دیا ہے . بعض کہتے ہیں کہ مسجد حرام مراد ہے کیونکہ وہ مسجدوں کا قبلہ ہے علاوہ ازیں سجدہ کے مواضع بھی مراد ہیں .

۳۳ - حضرت علامہ حسین واعظ کی تفسیر حسینی کے ترجمہ میں بالا آیت کی یہ تفسیر ہمیں ملتی ہے .

" بعضوں نے کہا ہے اس مسجد سے تمام روئے زمین مراد ہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین کی مسجد ہے اس واسطے کہ حضرت نے فرمایا جُعِلَتْ لی الارض مسجدًا وطھورًا [۱] یعنی کردی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور پاک " (ترجمہ تفسیر حسینی جلد ۲ صفحہ ۵۸۱)

۳۴ - عیسائی معبد کو بھی قرآن مجید میں مسجد کہا گیا ہے چنانچہ فرماتا ہے .

وقال الّذین غلبوا علیٰ أمرھم لنتّخذنّ علیھم مسجدًا ۰ (کہف : ۲۱)

۳۵ - حدیث نبوی ہے :-

لعنۃ اللہ علی الیھود والنّصاریٰ اتّخذوا قبور أنبیاءھم مساجدًا [۲]

یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنا دیا .

۳۶ - حضرت ابن عباس فرماتے ہیں

" أَنْبِیعُ مَسَاجِدَ الیَھُود " [۵۱]

۳۷ - الشیخ مولانا محمد اعلیٰ بن علی التھانوی " موسوعۃ الاصطلاحات الاسلامیہ " جلد ۳ صفحہ ۶۳۹ پر فرماتے ہیں .

" مسجد در لغت سجدہ گاہ را گویند [امامد اصطلاح علماء پس بفتح جیم موضع سجود را گویند ہر جا کہ باشد وبکسر جیم مکان معین خاص کہ برائے ادائے نماز وقف کنند] ودر اصطلاح سالکاں مظہر تجلی جمالی را گویند وقیل آستانۂ پیر و مرشد کذا فی کشف اللغات "

● اذان :-

۳۸ - جیسا کہ امام لغت حضرت علامہ راغب اصفہانی نے " المفردات فی لغات القرآن " میں تصریح فرمائی ہے لغت میں اذان کے معنیٰ ندا ، پکار اور اعلان کے ہیں اور مؤذن وہ ہے جو بلند آواز سے پکارے یا اعلان کرے اور یہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید میں اذان اور مؤذن کا لفظ اصطلاحی معنوں میں نہیں صرف لغوی معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل چار آیات اور حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے ترجمہ سے ظاہر ہے .

۳۹ - پہلی آیت - ونادیٰ أصحٰب الجنّۃ أصحٰب النّار أن قد وجدنا ما وعدنا ربّنا حقًّا فھل وجدتم ما وعد ربّکم حقًّا قالوا نعم فأذّن مؤذّن بینھم أن لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین ۰ (الاعراف : ۴۵)

" اور پکارا جنّت والوں نے آگ والوں کو کہ ہم پا چکے جو ہم کو وعدہ دیا تھا ہمارے رب نے تحقیق سو تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تھا تحقیق بولے ہاں پھر پکارا ایک پکارنے والا ان کے بیچ میں کہ لعنت ہے اللہ کی بے انصافوں پر "

۴۰ - دوسری آیت -

وَ اذانٌ مِّن اللّٰہ و رسولہ الی النّاس یومَ الحجّ الأکبر انّ اللّٰہَ بریٓءٌ مِّنَ المشرکین (التوبہ : ۳) " اور سنا دینا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول سے لوگوں کو دن بڑے حج کے کہ اللہ الگ ہے مشرکوں سے . "

---

[۵۱] " گلدستہ کرامات " تالیف حضرت شیخ محمد صادق شیبانی صفحہ ۱۸ مطبع افتخار دہلی

[۵۲] " اشارات فریدی " جلد ۲ صفحہ ۶۱

[۵۳] " سیرالاولیاء " مترجم غلام احمد بریاں صفحہ ۲۰۷

[۵۴] استاذ شعبہ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ رفیق ندوۃ المصنفین دہلی .

[۵۵] ناشر مکتبہ عارفین . دقیہ بلڈنگ پاکستان چوک کراچی .

[۵۱] ص ۱۸۸ مؤلفہ حضرت خواجہ فریدالدین عطار (ناشر منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور)

[۵۲] " چودہ ستارے " صفحہ ۲۵۶ و ۶۸۶

[۵۳] حاشیہ " قرآن مجید مترجم " از مولانا سید مقبول احمد صاحب دہلوی . ناشر افتخار بکڈپو کرشن نگر لاہور

[۱] بخاری ، مسلم ، ابو داؤد ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجہ

[۲] بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۶۲

[۵۱] احکام اہل الذمہ از حضرت علامہ ابن قیم جلد ۲ صفحہ ۶۶۹

۴۲ - تیسری آیت :-

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ (یوسف: ۷۱)

پھر پکارا پکارنے والے نے اے قافلے والو! تم ضرور چور ہو۔

۴۳ - چوتھی آیت :-

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (الحج: ۲۸)

پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آویں تیری طرف پاؤں چلتے اور سوار ہو کر دبلے اونٹوں پر چلے آتے راہوں دور سے کہ پہنچیں۔

یہ تیرہ تالیس[۴۳] واضح حقائق (جو نبی، امیر المؤمنین، مسلم، اُمّ المومنین، صحابی، اذان اور موذن کی دینی اصطلاحات پر مشتمل ہیں) بفضلہ تعالیٰ یہ تجزیہ کرنے کے لئے کافی ہیں کہ شرعی اصطلاحوں کو ان کے لغوی معنوں میں استعمال نہ کرنے کا عجیب خیال کہاں تک درست ہے؟

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ حیا یہی ہے

ساتواں اعتراض

احمدی پاکستان میں کیوں قانون شکنی نہیں کرتے (مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

جواب :- اسوۂ کتاب اللہ اور سنت الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی۔ اس کے دین و عقیدہ کا جزو اعظم ہے چنانچہ اس کی شرائط بیعت میں چھٹی شرط یہ ہے کہ :-

"اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا"[۵۱]

قرآن مجید میں اسوۂ یوسفی کے پیرایہ میں ایک بین الاقوامی رہنما اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے "کَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ" (یوسف: ۷۷) فرمایا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر کے ملکی قانون کی رو سے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس رکھنے کے مجاز نہ تھے اس لئے خدا نے خود ایک تدبیر فرمائی۔ ثابت ہوا کہ قرآنی نظام کے مطابق قانون شکنی کسی کے لئے جائز نہیں خواہ فرماں روائے مصر کا ہو اور مملکت میں بیٹھنے والا یوسف علیہ السلام جیسا اولوالعزم پیغمبر ہی کیوں نہ ہو۔

سنت نبوی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۱۰ نبوی میں سفر طائف اختیار فرمایا تو عرب کے دستور کے مطابق آپ مکہ کے باشندے نہ رہے تھے۔ اور خانہ کعبہ کا دروازہ جو ابوجہل، عقبہ اور شیبہ کے لئے کھلا تھا وہ مقصود کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بند کر دیا گیا۔ طائف سے واپسی پر آنحضور غار حرا میں تشریف لائے اور مکہ کے ایک کافر رئیس مطعم بن عدی کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھ کو اپنی حمایت میں لے سکتے ہو؟ مطعم بن عدی نے درخواست منظور کی۔ بیٹوں کو کہا کہ ہتھیار لگا کر حرم میں جاؤ۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے۔ مطعم اونٹ پر سوار تھا۔ حرم کے پاس پہنچ کر اس نے اعلان کیا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے۔ آنحضرت نے حرم میں قدم مبارک رکھا۔ نماز ادا کی۔ اس طرح مکہ میں قانونی اجازت عطا ہونے کے بعد اپنے مقدس مکان میں تشریف لائے۔ اس موقع پر مطعم اور اس کے بیٹے آپ پر تلواروں کا سایہ کئے ہوئے تھے۔[۵۱]

قانون وقت کے باب میں صلح حدیبیہ کا یہ واقعہ مذہبی دنیا کی تاریخ میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ فریق ثانی سے معاہدہ کے "قانونی اور آئینی اغراض" کو پورا کرنے کے لئے حضور نے "رسول اللہ" کا لفظ اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا۔[۵۲]

یہ فخر و سعادت آج تنہا عالمگیر احمدیہ جماعت کو حاصل ہے کہ وہ عالمی سطح پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان شاندار روایات کی امین اور پاسبان ہے اور گو بعض اذہان و قلوب اسے بھی "قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں" میں شمار کر بیٹھے۔ مگر زمانہ کی نیرنگیاں اور زمان و مکان کی کوئی بڑی سے بڑی آزمائش کبھی احمدی کو اسوۂ محمدی کی اس شاہراہ پر چلنے سے روک نہیں سکتی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود (نور اللہ مرقدہٗ) نے انگریزی دور میں اعلان فرمایا کہ :-

"مذہب کی پابندی اتنی ضروری ہے کہ چاہے ساری گورنمنٹ ہماری مخالف ہو جائے اور جہاں کسی احمدی کو دیکھے اسے صلیب پر لٹکانا شروع کر دے پھر بھی ہمارا یہ فیصلہ نہیں بدل سکتا کہ قانون شریعت اور قانون ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ اگر اس کی وجہ سے ہمیں شدید ترین تکلیفیں بھی اٹھانی پڑ جائیں کہ ہم اس کے خلاف نہیں۔"[۵۳]

سنہ ۱۹۳۸ء میں حضرت مصلح موعود نے اس اعلان کے بعد یہ پُر شوکت پیشگوئی بھی فرمائی کہ :-

"ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وقت ایک ذہنی آزادی عطا کی ہے ..... جب ہمارے سامنے بعض حکام آتے ہیں تو ہم اس یقین اور وثوق کے ساتھ ان سے ملاقات کرتے ہیں کہ کل یہ نہایت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ ہم سے استمداد کر رہے ہوں گے۔ ہم انگریزی قوم کو عارضی طور پر مسلمانوں پر غالب دیکھتے ہیں مگر مستقل طور پر اسے اسلام کا غلام دیکھ رہے ہیں۔"[۵۴]

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے سالیہ سفر انگلستان کے دوران اس عظیم الشان خبر کو جلد پورا کرنے کی بنیادی اینٹ رکھ دی گئی ہے۔ ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

آٹھواں اعتراض

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے صرف ایک بیان سے مرزائیت کے کاغذی قلعے کی دھجیاں بکھیر دیں اس کی تفصیل ترجمان اقبال جناب پرویز کے حقد میں آئی جو حرف آخر ہے (ناظم ادارہ طلوع اسلام)

جواب :- "حرف آخر" کا لفظ سند (Final Authority) کے مترادف ہے یعنی ہمارے اسلام میں خدا اور مصطفیٰ کے سوا کوئی اتھارٹی نہیں یا مہدی موعود و مسیح موعود جس کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "حَكَمًا عَدْلًا" کا عدیم المثال منصب عطا کیا۔ اور اس کی آسمانی عدالت کی نسبت ارشاد فرمایا کہ :-

"اِقْرَءُوْهُ مِنِّي السَّلَامَ"[۵۵]

یعنی مسیح موعود و مہدی موعود میرے بعد جلد آئیں گے اور وہ بھی خطا نہ کریں گے۔ شیخ الشیوخ عارف ربانی غوث صمدانی علامہ سید عبد الوہاب شعرانی نے "المیزان" میں اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"امام مہدی ..... کے ظہور کے بعد اس سے پہلے مذاہب نے اقوال پر عمل کی پابندی باطل ہو جائے گی چنانچہ اہل کشف نے اس کی تصریح کی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کو پورے طور پر شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مطابق حکم کرنے کا الہام کیا جائے گا ...... کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے تو ان کے کام جاری کردہ احکام کو تسلیم فرماتے۔"

جہاں تک ڈاکٹر سر محمد اقبال کا تعلق ہے ان کو اتھارٹی یا سند قرار دینا شریعت محمدیہ پر ظلم عظیم اور شاعر مشرق پر اتہام سے کم نہیں ہے کیونکہ انہوں نے زندگی بھر کبھی یہ دعویٰ نہیں فرمایا کہ وہ تمدن کا یہ قصہ ہے اسلامیہ کے لئے ختم و عدل بن گئے ہیں۔ آپ تو عمر بھر یہ آرزو اور تمنا لئے رہے کہ "کاش کہ مولانا نظامی کی دعا اس زمانے میں مقبول ہو اور رسول اللہ صلعم پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں"[۵۶] دوسری طرف اپنی نسبت یہ اظہار حق فرمایا کہ میری مذہبی معلومات کا دائرہ نہایت محدود ہے ...... میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفے کے مطالعہ میں گذری ہے اور یہ نقطۂ خیال ایک حد تک طبیعت ثانیہ بن گیا ہے۔ دانستہ یا نادانستہ میں اسی نقطۂ نگاہ سے حقائق اسلام کا مطالعہ کرتا ہوں۔[۵۷] غالباً اسی بنا پر مولانا محمد یوسف بنوری صاحب نے اپنے رسالہ البینات میں ادارہ کی طرف سے یہ وضاحتی بیان شائع کر دیا تھا کہ :

"جہاں تک علامہ اقبال مرحوم کا تعلق ہے وہ بڑے بلند پایہ فلسفی تھے اسلام اور مسلمانوں کا گہرا درد ان کے سینہ میں موجزن تھا لیکن اسلامی مسائل میں انہیں کبھی اتھارٹی کی حیثیت حاصل نہیں ہوئی۔"[۵۸]

اب "ترجمان اقبال" غلام احمد صاحب پرویز کا نقطۂ نگاہ ملاحظہ ہو۔ انہوں نے "تصوف کی حقیقت" نامی ایک کتاب لکھی ہے جس میں کلام اقبال کے استنادات اس میں علماء اور قرآن و رسول کی تنقیص کی ایسی ایسی مثالیں دی ہیں کہ انسان ششدر و حیرت زدہ رہ جاتا ہے اور واقعہ تمام ان لفظوں پر کیا ہے کہ :

"اقبال جس نے ساری عمر اس تصوف کے خلاف تنقید ہی نہیں بلکہ بغاوت میں صرف کی آخر الامر خود اس سے متاثر ہو گیا میری یہی حیرت اس تقلید کی شکل میں ملبوس ہے ..... اگر کسی شخصیت کی عقیدت یا احترام اظہار حق کے راستے میں روک ڈالنے لگ جائے تو یہ بھی عند اللہ شخصیت پرستی ہی کی طرح سنگین جرم ہے۔"[۵۹]

[۵۱] اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام مؤرخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء (مجموعہ اشتہارات حصہ اول صفحہ ۱۹۰)

[۵۱] ابن سعد۔ مواہب لدنیہ و سیرۃ ابن ہشام منقول (ص ۲۵۵-۲۵۶ از علامہ شبلی نعمانی مرحوم)

[۵۲] بخاری کتاب المغازی باب عمرۃ القضاء (سیرۃ النبی جلد اول صفحہ ۴۶۲ مسلم)

[۵۳] الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء

[۵۴] الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء

[۵۵] نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار صفحہ ۲۳۲ از حضرت الشیخ شبلنجی۔ المکتبۃ الملکیۃ الازہر

[۵۶] المیزان ترجمہ اردو صفحہ ۱۲۸۔ "انوار ربانی" ترجمہ اردو میزان شعرانی حصہ اول

[۵۷] اقبال نامہ حصہ اول صفحہ ۴۲ ناشر محمد اشرف

[۵۸] اقبال نامہ حصہ اول صفحہ ۴۲ ناشر محمد اشرف۔ تاجر کتب کشمیری بازار لاہور [۵۸] ماہنامہ البینات کراچی جولائی ۱۹۷۶ء صفحہ ۶۲ [۵۹] "تصوف کی حقیقت" صفحہ ۳۸۲ ناشر ادارہ طلوع اسلام گلبرگ لاہور

دورہ جات نمائندگان ہفت روزہ بدر

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمائندگان بدر مورخہ ۲۵ ۷/۸۵ سے درج ذیل پروگرام کے مطابق جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ اخبار کی توسیع اشاعت اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی تعاون کے حصول کے سلسلہ میں تمام عہدیداران، مبلغین کرام اور احباب جماعت کا مخلصانہ تعاون حاصل ہو گا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

ایڈیٹر و مینیجر بدر قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی اے ایوب صاحب مبلغ سلسلہ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
میلا پالیم	۲۶ ۷/۸۵	۱	۲۷ ۷/۸۵
کروناگاپلی	۲۷	۲	۲۹
ارناکولم	۲۹	۱	۳۰
آنتراپورم	۳۰	۲	۱ ۸/
منارگھاٹ پالگھاٹ	۱ ۸/	۲	۳
کالیکٹ	۳	۲	۶
کوڈیاتھور	۶	۱	۷
کنانور، کڈالائی	۷	۲	۹
کوڈالی	۹	۱	۱۰
پینگاڈی	۱۰	۲	۱۲
موگرال منجیشور	۱۳	۱	۱۴
مینگلور	۱۴	۱	۱۵
مرکرہ	۱۵	۱	۱۷
بنگلور	۱۷	۵	۲۲
شیموگہ	۲۲	۲	۲۴
ساگر	۲۴	۱	۲۵

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
سورب	۲۵ ۸/۸۵	۱	۲۶ ۸/۸۵
ہبلی	۲۶	۱	۲۷
بلاری	۲۷	۱	۲۸
دیودرگ	۲۸	۱	۲۹
تیماپور	۲۹	۱	۳۰
یادگیر	۳۰	۳	۳ ۹/
چنتہ کنٹہ	۳ ۹/	۲	۵
ونگومان	۵	۱	۶
محبوب نگر	۶	۱	۷
جڑچرلہ	۷	۱	۸
شادنگر	۸	۱	۹
حیدرآباد	۹	۵	۱۴
سکندرآباد	۱۴	۱	۱۵
مدراس	۱۶	۲	۱۸
میلاپالیم	۱۹ ۹/۸۵	-	-
-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد نمائندہ بدر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
جموں	۲۶ ۷/۸۵	۱	۲۷ ۷/۸۵
اسلام آباد، بیج بہاڑہ	۲۷	۱	۲۸
یاری پورہ، کاٹھ پورہ	۲۸	۲	۳۰
چک ایر بجم، نونہ مئو	۳۰	۱	۳۱
ناصر آباد	۳۱	۲	۲ ۸/
شورت	۲ ۸/	۱	۳
آسنور کورین	۳	۲	۵
ریشی نگر	۵	۱	۶
مانڈو جینا	۶	۱	۷
[illegible]	۷	۱	۸

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
ہاری پاری گام	۸ ۸/۸۵	۱	۹ ۸/
سرینگر	۹	۱	۱۰
ادنہ گام، ترکپورہ	۱۰	۱	۱۱
سرینگر	۱۱	۳	۱۴
بھدرواہ	۱۴	۲	۱۶
جموں	۱۶	۱	۱۷
ٹڈھانوں	۱۷	۱	۱۸
چارکوٹ	۱۸	۱	۱۹
کالابن لوہارکہ	۱۹	۱	۲۰
شنیدرہ پونچھ	۲۰	۱	۲۱
درہ دلیاں	۲۱	۱	۲۲
جموں	۲۲ ۸/۸۵	—	—

درخواست ہائے دعا — مکرم ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صاحب سابق صدر جماعت [illegible] کل ہسپتال میں داخل ہیں ان کی کامل شفایابی اور صحت و عافیت [illegible] ○ — مکرم محمد عبد الرشید صاحب لندن کی والدہ صاحبہ کی کامل [illegible] ○ — مکرم مسعود احمد صاحب کیلیفورنیا [illegible]

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری نمائندہ بدر

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
جھانسی	۲۵ ۷/۸۵	۱	۲۶ ۷/۸۵
دہلی	۲۶	۲	۲۸
صابع نگر	۲۹	۱	۳۰
ساندھن	۳۰	۱	۳۱
امروہہ	۱ ۸/	۱	۲ ۸/
بریلی	۲	۱	۳
شاہجہانپور، کٹیا	۳	۲	۵
لکھنؤ	۶	۱	۷
کانپور	۷	۱	۸
پٹنہ	۹	۱	۱۰
بھاگلپور	۱۱	۱	۱۲
برہ پورہ	۱۲	۱	۱۳
خانپور ملکی	۱۳	۲	۱۵

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
کلکتہ	۱۶ ۸/۸۵	۵	۲۱ ۸/۸۵
راؤڑ کیلا	۲۲	۲	۲۴
جمشید پور	۲۴	۲	۲۶
موسیٰ بنی مائنز	۲۶	۳	۲۹
سورو	۳۰	۱	۳۱
بھدرک	۳۱	۱	۱ ۹/
کٹک	۱ ۹/	۱	۲
کرڈاپلی	۲	۱	۳
پنکال	۳	۱	۴
سونگھڑہ	۴	۲	۶
بھوبنیشور	۶	۱	۷
کیرنگ	۷	۲	۹
کلکتہ	۱۰	۲	۱۲
اٹاوسی	۱۳	۱	۱۴ ۹/۸۵

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی، تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا ہے۔

یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ اُمیدوار

★ — میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
★ — سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔
★ — قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
★ — اردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو اُمیدوار کی تعلیمی، دینی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ اس وقت ماہانہ وظیفہ کی شرح ۱۳۲/ روپے ہے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۵ء تک شروع ہو جائے گی۔ اُمیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۵ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہو گا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم قادیان

دینی اور اپنے اہل و عیال کی صحت، سلامتی اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق پانے نیز کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو نظارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا گیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ۲۸۰/- روپیہ تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگائیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

خریداران بیرون سے گزارش

ہفت روزہ "بدر" چونکہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کی ملکیت ہے۔ اس لئے غیر ملکی زر مبادلہ سے متعلق نئے بینک قواعد کی روشنی میں بیرون ملک سے موصول ہونے والے چندہ و اعانت اخبار کی رقوم پر مشتمل تمام چیک، انٹرنیشنل منی آرڈرز، بینک ڈرافٹ اور پوسٹل آرڈرز اصولی طور پر صرف "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے نام سے ہی جاری ہونے چاہئیں۔ امید ہے کہ غیر ملکی خریداران و معاونین بدر آئندہ اس نوع کی رقوم ارسال کرتے وقت اس امر کا بطور خاص خیال رکھیں گے۔ شکریہ

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

تحریک جدید کے مالی مجاہدین کیلئے پیارے آقا کی دعا

دفتر تحریک جدید کی طرف سے تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی طرف سے اضافہ چندہ کی رپورٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضور نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کے چندہ دہندگان کی مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے اور ان سب کے لئے فراخی رزق کے سامان مہیا فرمائے اور مزید قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

جملہ وعدہ کنندگان کی خدمت میں ادائیگی وعدہ اور اضافہ کی درخواست ہے تاکہ حضور کی دعاؤں سے مزید حصہ لے سکیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دعائے مغفرت

مکرم اسلم خان صاحب فتح پور یوپی سے اطلاع دیتے ہیں کہ بروز سنیچر مکرم عبدالحق صاحب کی والدہ ماجدہ کا صبح ۶ بجے انتقال ہوگیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ← ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے نیز ان کے اہل و عیال کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

لازمی چندہ جات کے متعلق ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کے متعلق فرمایا کہ:-

"جہاں تک دیگر احمدیوں کا تعلق ہے۔ پہلی توجہ لازمی چندوں کی طرف ہونی چاہیئے۔ نادہند۔ دہند بنیں۔ بقایا دار بقائے ادا کریں۔ جب تک یہ کام نہیں ہو جاتا میں کوئی تحریک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنے زور سے یہ تحریک میرے دل میں ڈالی کہ میں اس اعلان سے رک نہیں سکتا۔ مزید فرمایا احباب جماعت بھی اس میں حصہ لیں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ دیگر چندوں کا توازن نہ بگڑنے دیں۔ ابھی بہت سی تحاریک اللہ کی راہ میں آنے والی ہیں۔ اُن میں بھی حصہ لینا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اہم بات حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ اس میں صرف وہ احباب حصہ لیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر خود یہ فیصلہ کریں کہ شرح کے مطابق چندہ دیتے ہیں۔ اور جن کو شرح کے مطابق لازمی چندہ جات دینے کی توفیق نہیں وہ ایک آنہ بھی اس تحریک میں نہ دیں۔"

حضور نے فرمایا اس شرط سے یہ تحریک (رابطہ بیوت الحمد) عام ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے سالانہ بجٹ لازمی چندہ جات کا جائزہ لے کر آئندہ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ (اخبار بدر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۸۴ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

رسالہ مشکوٰۃ کی توسیع اشاعت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان گزشتہ تین سالوں سے رسالہ "مشکوٰۃ" شائع کر رہی ہے۔ پہلے یہ رسالہ سہ ماہی تھا اس سال سے رسالہ دو ماہی کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے تعاون سے یہ رسالہ ماہانہ بھی کر دیا جائیگا۔

رسالہ مشکوٰۃ جہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا تعلیمی و تربیتی ترجمان ہے وہاں مجلس انصار اللہ، مجلس لجنہ اماء اللہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے ترجمانی کے فرائض بھی ادا کر رہا ہے۔ رسالہ ہذا میں دینی، علمی اور تبلیغی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو ہماری دینی اور علمی معلومات میں اضافہ کرنے کے ممد و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمام افراد جماعت داعی الی اللہ کی تحریک میں شامل ہوں۔ یہ تبلیغی رسالہ غیر از جماعت کے نام جاری کروا کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک "داعی الی اللہ" میں شامل ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

تا حال رسالہ کی تعداد اشاعت بہت کم ہے لہٰذا تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہوئے یہ رسالہ اپنے اور اپنے بچوں اور دیگر احباب کے نام جاری کروائیں۔

امید ہے احباب سلسلہ کے دائمی مرکز سے شائع ہونے والے اس واحد رسالہ کی اشاعت میں توسیع دینے کے لئے ہر ممکن تعاون دیں گے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت ۱۵/- روپے اور بیرون ممالک کے لئے ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ رسالہ جاری کروانے کے سلسلہ میں مینیجر مشکوٰۃ قادیان کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مینیجر رسالہ مشکوٰۃ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA -700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE RINTERS.

15, PRINCEP STEET, CALCUTTA -700072.

دعوت ہر ہرزہ گو کچھ خدمت آساں نہیں ہر قدم پر کوہ ماراں ہر قدم پر دشت خار

بی ۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

• الیکٹرک انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹرس • الیکٹرک ورکنگ • موٹر وائینڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون BOMBAY -58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا۔"

("فتح اسلام" ملا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل { نمبر ۵۰-۲-۲۱ فلک نما حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرس لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کی

موٹر کار، موٹر سائیکل، اسکوٹر کی خرید فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE,

MADIKERI - 571201

PHONE. { OFFICE:- 800.
RESI:- 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

ریگزین، فوم، جینس، ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ، ایئر بیگ، ہینڈ بیگ، (زنانہ و مردانہ)، ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور، اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مُسلم مِشن ۲۰۵ ۔ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر:- ۴۴۴۷۱۷

یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سنڈیکیٹ چیپ ڈپو سینٹر میدان روڈ ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- [illegible] رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- [illegible] نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- [illegible] ہو [illegible] کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM: MOOSA RAZA }
PHONE: 605558 } BANGALORE - 2

حیدر آباد میں
فون نمبر:- 42501

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷ ۔ ۱ ۔ ۱۶ سعید آباد ۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"دانش شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۲۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ:-

نمبر ۲۲۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر:- ۴۲۹۱۶

"ظالم خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے